ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ مفتی محمود

بدقسمتی سے مجھے ایسے وکیل ملے

جنہوں نے میری صفائی کے بجائے استغاثے کے موقف کی وکالت کی

ہم حکومت سے

رضاکارانہ سبکدوش ہوئے ہیں۔ (محمد زمان خان اچکزئی)

اس شمارے میں

۲۹ جمادی الاوّل تا ۵ جمادی الآخر ۹۹ھ
۲۷ اپریل تا ۳ مئی ۷۹ء
شمارہ ۱۷
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

یہ مدح شہہ ہر دو سرا کر نہیں سکتے

ماحول میں جو اپنے ضیا بار کر نہیں سکتے
وہ قوم کا کچھ بھی تو بھلا کر نہیں سکتے

کچھ لوگ سیاست میں چلے آئے ہیں لیکن
حق قومی قیادت کا ادا کر نہیں سکتے

یہ جبہ و دستار پہ نازاں تو بہت ہیں
کج راہ کو واصل بہ خدا کر نہیں سکتے

وہ قوم کے غمخوار بنے پھرتے ہیں چہ خوب؟
جو سادہ مریدوں سے وفا کر نہیں سکتے

دشنام دہی ان کو وراثت میں ملی ہے
اللہ کی تعریف و ثنا کر نہیں سکتے

قبروں کی تجارت پہ گزارہ کیے جاؤ
تم طاعت ارباب وفا کر نہیں سکتے

دعویٰ ہے محمد کی غلامی کا و لیکن
انپوں کے لیے بھی تو دُعا کر نہیں سکتے

شاداں ہیں مسلماں کو مسلماں سے لڑا کر
کچھ اور یہ اب اس کے سوا کر نہیں سکتے

کہنے کو غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں
جرأت مگر ہنگامِ وغا کر نہیں سکتے

کردار کے اوچھے ہیں یہ گفتار کے غازی
یہ اُسوۂ اسلاف بپا کر نہیں سکتے

الزام تراشی ہی مقدر میں ہو جن کے
وہ خلق پیمبرؐ سے وفا کر نہیں سکتے

معلوم نہیں انکو مقام شہہ کونینؐ
یہ مدح شہہ ہر دو سرا کر نہیں سکتے

اب اہلِ وطن جان گئے ہیں انہیں اکرامؔ
یہ درد کی ملت کے دوا کر نہیں سکتے

اکرام القادری

سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری

موجودہ مرکزی وزراء کی تقریب حلف وفاداری سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک مرتبہ پھر اپنے اس عزم کو دہرایا کہ عام انتخابات پروگرام کے مطابق ۱۷ نومبر کو عدلیہ اور فوج کی نگرانی میں ہوں گے۔ صدر نے اپنی تقریر میں سابقہ کابینہ میں شامل قومی اتحاد کے وزراء کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتخابات کے بعد آئندہ آنے والی حکومت میرا اور میرے سابقہ و موجودہ وزراء کا احتساب کر سکتی ہے۔ صدر نے دیگر ملکی و قومی مسائل کے علاوہ امریکی امداد کی بندش پر بھی اظہار خیال کیا انہوں نے کہا کہ امریکہ کے پاکستان کی امداد بند کرنے کے بعد پاکستانی عوام کے اندر خود پہ اعتماد کرنے زیادہ محنت کرنے اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ موجودہ کابینہ کا کوئی وزیر آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لے گا۔ جو وزیر حصہ لینا چاہیں گے وہ ۳۱ مئی سے قبل سبکدوش ہو جائیں گے۔ صدر کے حالیہ اعلان کے بعد سیاسی جماعتوں اور سیاسی رہنماؤں کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اب سیاسی جماعتوں کو اپنی پوری توجہ آئندہ ہونے والے انتخابات جیتنے پر صرف کرنا ہوگی اور اس کے لیے خالی خولی اور کھوکھلے نعروں سے ہٹ کر قوم کے سامنے مثبت اور ٹھوس پروگرام پیش کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں نظام مصطفیٰ کو اپنی منزل قرار دینے اور نظریہ پاکستان پر یقین رکھنے والی جماعتوں کو وسیع تر اتحاد کرنا ہوگا۔ خاص طور سے وہ جماعتیں جو اس ملک میں سوشلزم اور کمیونزم کے خطرے کو روکنا چاہتی ہیں انہیں سنجیدگی سے ایک مرتبہ پھر سر جوڑ کر بیٹھنا ہوگا۔

تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران پاکستان کے عوام علاقائیت اور فرقہ وارانہ بندھنوں کو توڑ کر ایک آمر کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے تھے۔ اور نظام مصطفیٰ کی راہ میں حائل بھاری پتھر کو ہٹانے میں کامیاب ہو گئے تھے مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس منفی کامیابی کے بعد بعض سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں نے حیرت انگیز رویہ اختیار کیا اور اس مشترکہ پلیٹ فارم سے ناطہ توڑ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں تعمیر کرنا شروع کر دیں اور پھر جماعتوں میں بھی دھڑے بندی ہونا شروع ہو گئی جو تادم تحریر جاری و ساری ہے۔

ان میں سے بعض جماعتوں نے علاقائیت اور فرقہ واریت کا ناقوس بجانا شروع کر دیا اور مسلمان کو مسلمان سے لڑانے کی مہم پر رواں دواں ہو گئے۔ اتحاد سے علیحدگی کے بعد ان جماعتوں نے کوئی مثبت پروگرام پیش کرنے کی بجائے فرقہ واریت اور علاقائیت کی چنگاریوں کو شعلہ جوالہ بنانے کی کوشش کی لیکن قوم ان کے دام ہمرنگ زمیں کا شکار نہ ہو سکی۔ آج بھی قوم کی غالب اکثریت فرقہ واریت اور علاقائیت کی دلدل سے نکل کر اتحاد و اتفاق کی شاہراہ عظیم پہ گامزن رہنا چاہتی ہے مگر بعض حاملین جبہ و دستار اور بعض پرانے چغادری اس عظیم قوم کو ٹکڑے کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں یہ لوگ بظاہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ معلوم ہوتے ہیں لیکن قوم کو گروہ در گروہ اور ٹکریوں میں تقسیم کرنے کے سلسلے میں ان کی سوچ کے

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۱۷

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ -/۶۵ روپے
ششماہی -/۳۳ روپے
سہ ماہی -/۱۷ روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰/اپریل ۹ء ۲۹ جمادی الاول ۹ھ
رابطہ کیلئے ہفت روزہ ترجمان اسلام رنگ محل لاہور ۸

مبارک

کے مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام

رپورٹنگ، الطاف حسین بی اے ایل ایل بی

مارشل لا حکام سے تعاون جاری رہے گا

الحاج محمد زمان خان اچکزئی

ہم حکومت سے رضاکارانہ سبکدوش ہوئے ہیں

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی محمد زمان خان اچکزئی ۱۹ اپریل کو مولانا احمد علی لاہوری روڈ کے افتتاح کے لیے تشریف لائے۔ یہ لاہور میں ان کی وزارت کی آخری اور سب سے اہم تقریب تھی۔ رپورٹ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

۱۹ اپریل کو وفاقی وزیر بلدیات الحاج محمد زمان خان اچکزئی اپنے دور وزارت کی آخری تقریب میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش ہے کہ ان کے ہاتھوں ایک ایسی سڑک کا افتتاح ہوا جو کہ برصغیر کے نامور اسلامی سکالر امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اچکزئی صاحب نے اپنی وزارت کے آٹھ ماہ قلیل عرصہ میں انتھک محنت، جانگداز کوششوں سے عوام کی تکالیف و مشکلات کے حل کے لیے اٹھارہ سے بیس گھنٹہ تک جو مسلسل کام کیا وہ ایک ریکارڈ ہے۔ انہوں نے ہزاروں میل کا تکلیف دہ سفر اور پندرہ روزہ دورے محض اس لیے ترتیب دیئے کہ وہ ثابت کر سکیں کہ وزراء کوئی آسمانی مخلوق نہیں بلکہ عوام کے خادم ہوا کرتے ہیں۔

شام کے ۴ بج چکے ہیں لاہور کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر و دیگر حکام کے ہمراہ وفاقی وزیر بلدیات کے لیے چشم براہ ہیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور جائے تقریب پر پہنچ چکے ہیں جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے کارکنوں نے سابقہ راوی روڈ پل بڈھا دریا سے متصل خوبصورت قناتوں میں مہمانوں کے لیے خصوصی نشستیں ترتیب ہیں۔ میاں محمد حنیف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور الحاج محمد زمان خان اچکزئی کو لے کر جلسہ گاہ پہنچتے ہیں۔ جنرل ضیاء الحق کی کابینہ کے اچکزئی صاحب شاید واحد وزیر ہوں گے جنہوں نے بھٹو کی پھانسی کے بعد بھی اپنے پروگرام ملتوی نہیں کئے اور وزارت کے آخری لمحہ تک کام کیا۔

اچکزئی صاحب کے علاوہ ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن میجر جنرل ممتاز علی، مولانا عبید اللہ انور سٹیج پر اپنی نشستیں سنبھال چکے ہیں۔ تقریب کا تلاوت قرآن پاک سے باقاعدہ آغاز ہوا۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری، ہفت روزہ خدام الدین کے ایڈیٹر مولانا سعید الرحمن علوی سر انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں حضرت احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ زندگی قرآن و حدیث کی بے لوث خدمت کا مختصر خاکہ سامعین کے سامنے رکھا۔ انہوں نے مہمان خصوصی محمد زمان خان اچکزئی کا بھی شکریہ ادا جنہوں نے لاہور کے ترقیاتی کاموں پر خصوصی توجہ مبذول فرمائی اور اپنی وزارت کے آخری پروگرام میں حضرت لاہوریؒ روڈ کی نقاب کشائی کی۔ انہوں نے آخر میں ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن و دیگر حکام کا شکریہ ادا کیا جو گذشتہ چھ ماہ سے لاہور کی دگرگوں حالت کو بہتر بنانے میں سرگرم عمل ہیں۔

اس کے بعد مولانا عبید اللہ انور کو سپاسنامہ پیش کرنے کی گزارش کی گئی۔ مولانا نے اچکزئی کا اس تقریب میں شرکت اور اس یادگاری کارنامہ سرانجام دینے پر دلی شکریہ کا اظہار کیا۔

انہوں نے ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس سلسلے میں خصوصی توجہ دی۔ اسی اثناء میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری خطیب پاکستان مولانا محمد اجمل خان سٹیج پر تشریف لا چکے تھے۔ انہیں دعوت سخن دی گئی۔ خطبہ مسنونہ کے بعد انہوں نے فرمایا کہ

”آج کی یہ تقریب سعید راوی روڈ کا نام حضرت احمد علی لاہوریؒ کے نام سے منسوب کئے جانے کے سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے یہ ایک مستحسن قدم ہے میری تو یہ رائے ہے لاہور کی دیگر سڑکوں کے نام بھی غازیوں، شہیدوں اور خدا کے برگزیدہ بزرگوں کے نام سے منسوب کئے جائیں یہی زندہ لوگوں کا شیوہ ہے۔ اب تک اسلام دشمن

لوگوں کے نام سے سڑکوں اور دیگر مقامات کے نام سمجھ سے بالاتر ہیں۔"

اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی وفاقی وزیر بلدیات محمد زمان خان اچکزئی کو دعوت سخن دی گئی انہوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ حضرت لاہوریؒ کی برصغیر کے مسلمانوں کے اصلاح اور آزادی وطن کے لیے خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے ان کے نام سے ایک سڑک کا نام رکھ دینا کوئی بڑی بات نہیں لیکن یہ اس عظیم شخص کی خدمات کا ادنیٰ کا اعتراف ہے۔ میں نے حضرت لاہوری کے شہر پر خصوصی توجہ دی۔ اور میں نے اپنی وزارت میں اس شہر کے سب سے زیادہ دورے کیے کیونکہ لاہور پاکستان کا دل ہے میں نے اس کی اصلاح کے لیے جو کوشش کی وہ آپ کے سامنے ہیں۔ ہماری کوششوں سے کام میں جو جمود تھا وہ ٹوٹ گیا۔

لاہور کی صفائی روشنی اور سڑکوں کی حالت کی بہتری کے لیے خاصی پیش رفت ہوئی لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے وسائل محدود اور مسائل لامحدود ہیں میں نے حکومت کا رکن بن کر بھی آپ کی خدمت کی ہے۔ اور اب بھی ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا۔ میں نے اپنی وزارت کے دوران بلا امتیاز جماعت و علاقہ سب کی خدمت کی ہے۔ کیونکہ میں اپنے فعل کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں۔ میں نے اپنے مخالف کا بھی جائز کام کرنے کی سعی کی ہے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ ہم کرسی کے بھوکے نہیں ہیں۔ جب ہم نے اپنے دو عظیم مقاصد میں کامیابی حاصل کی تو اس وقت سے کرسی کو چھوڑ دینے کے لیے بے چین ہو گئے اور اب ہم کرسی چھوڑ کر آگئے ہیں۔ میرے ذہن سے ایک بوجھ اتر گیا ہے۔ میرے ناتواں کندھوں سے بوجھ اتر گیا ہے۔ ہم نے ان نامساعد حالات میں کام کیا ہے جبکہ سابقہ حکمران ٹولہ حکومت کی مشینری کے پرزے تک نکال لے گئے لیکن ہمارا ضمیر مطمئن ہے ہم نے اپنی تمام تر توانائیوں سے اس قلیل عرصہ میں ملک کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم وزارت سے رضاکارانہ طور پر سبکدوش ہوئے ہیں ورنہ یہاں تو وزراء ہڑتالوں اور جلوسوں ہی سے اپنی کرسی چھوڑتے ہیں۔ ہمارا موجودہ مارشل لاء حکومت سے آئندہ تعاون بھی جاری رہے گا ہم کسی محاذ آرائی کے لیے حکومت سے باہر نہیں آئے بلکہ اپنے دو مقاصد اسلامی نظام کے نفاذ اور الیکشن کی تاریخ کا واضح اعلان کے بعد ہمارا حکومت میں شامل رہنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا تھا۔ ہم اس بات پر مسرور ہیں کہ مسلمانوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ ہمارا رخ متعین ہو چکا ہے منزل کے واضح نشانات نظر آرہے ہیں۔ ہم اس سلسلہ میں جنرل ضیاء الحق کی پُرخلوص محنت اور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اب ہم نے حکومت سے باہر رہ کر بھی ملک کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنی ہے۔ اس تقریب کے آخر میں اچکزئی صاحب نے حضرت احمد علی لاہوری روڈ کے سنگ بنیاد کی نقاب کشائی کی۔ بعد ازاں آپ بلدیہ کے حکام پریس کے نمائندوں کے ہمراہ حافظ مرتضیٰ کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اور سب شرکاء کے ساتھ مل کر چائے پی۔ اس موقع پر آپ نے پریس کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے ایک نام نہاد عالم دین اور ایک پارٹی کے سربراہ کے الزام کے جواب میں کہ وزراء کو حکومت سے نکالا گیا ہے یہ مختصر جواب دیا۔

؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

انہوں نے کہا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان تمام حضرات کے منہ بند ہو جانے چاہیے تھے جو ہماری حکومت سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن اب یہ ہمارے علیحدہ ہونے پر معترض ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ حضرات مخالفت برائے مخالفت کے قائل ہیں۔

اس کے بعد آپ اسلامیہ کالج ہوسٹل کے ملحق علاقہ میں تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے ان قومی اتحاد کے کارکنوں سے گھل مل کر باتیں کیں جنہیں پیپلز پارٹی نواز پولیس افسروں نے ذاتی عناد کی وجہ سے انہیں چند روز حراست میں رکھا اور جب ان پر کسی قسم کی تخریبی کارروائی کا الزام ثابت نہ ہو سکا تو انہیں رہا کرنے پر مجبور ہو گئے۔

نماز مغرب کے بعد آپ نے شیرانوالہ کی جامع مسجد میں مجلس ذکر میں شرکت فرمائی اور آج کا انتہائی مصروف دن گزار کر ایئرپورٹ کیطرف روانہ ہوئے جہاں سے آپ نے نو بجے کی پرواز سے کراچی جانا تھا۔ ہوائی اڈہ پر اچکزئی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے کارکنوں اور خصوصاً ملک شیر محمد میاں محمد حنیف۔ سعید الرحمٰن علوی حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ۔ حافظ عبدالرشید مخدوم منظور احمد، عبدالحئی اعوان۔ حافظ غلام مرتضیٰ۔ میاں عبدالرحمٰن انارکلی کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے میرے لاہور کے دوروں میں ہر قسم کا تعاون فرمایا۔

بقیہ: اداریہ

دھارے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

ہم ان رہنماؤں سے دردمندانہ التماس کریں گے کہ خدارا وہ سوچیں ملک کے حال پر رحم کریں اور قوم کو کوئی مثبت اور ٹھوس پروگرام دیں جوں جوں انتخابات کا وقت قریب آرہا ہے ان کی اس ذمہ داری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ورنہ تو جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

ضروری اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لیٹر پیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے۔ سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

لوگوں کے نام سے سڑکوں اور دیگر مقامات کے نام سمجھ سے بالاتر ہیں۔"

اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی وفاقی وزیر بلدیات محمد زمان خان اچکزئی کو دعوت سخن دی گئی انھوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ حضرت لاہوریؒ کی برصغیر کے مسلمانوں کے اصلاح اور آزادی وطن کے لیے خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے ان کے نام سے ایک سڑک کا نام رکھ دینا کوئی بڑی بات نہیں لیکن یہ اس عظیم شخص کی خدمات کا ادنیٰ کا اعتراف ہے۔ میں نے حضرت لاہوری کے شہر پر خصوصی توجہ دی۔ اور میں نے اپنی وزارت میں اس شہر کے سب سے زیادہ دورے کیے کیونکہ لاہور پاکستان کا دل ہے میں نے اس کی اصلاح کے لیے جو کوشش کی وہ آپ کے سامنے ہیں۔ ہماری کوششوں سے کام میں جو جمود تھا وہ ٹوٹ گیا۔

لاہور کی صفائی روشنی اور سڑکوں کی حالت کی بہتری کے لیے خاصی پیش رفت ہوئی لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے وسائل محدود اور مسائل لامحدود ہیں میں نے حکومت کا رکن بن کر بھی آپ کی خدمت کی ہے۔ اور اب بھی ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا۔ میں نے اپنی وزارت کے دوران بلا امتیاز جماعت و علاقہ سب کی خدمت کی ہے۔ کیونکہ میں اپنے فعل کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں۔ میں نے اپنے مخالف کا بھی جائز کام کرنے کی سعی کی ہے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ ہم کرسی کے بھوکے نہیں ہیں۔ جب ہم نے اپنے دو عظیم مقاصد میں کامیابی حاصل کی تو اس وقت سے کرسی کو چھوڑ دینے کے لیے بے چین ہوگئے اور اب ہم کرسی چھوڑ کر آگئے ہیں۔ میرے ذہن سے ایک بوجھ اتر گیا ہے۔ میرے ناتواں کندھوں سے بوجھ اتر گیا ہے۔ ہم نے ان نامساعد حالات میں کام کیا ہے جبکہ سابقہ حکمران ٹولہ حکومت کی مشینری کے پرزے تک نکال لے گئے لیکن ہمارا ضمیر مطمئن ہے ہم نے اپنی تمام تر توانائیوں سے اس قلیل عرصہ میں ملک کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم وزارت سے رضا کارانہ طور پر سبکدوش ہوئے ہیں ورنہ یہاں تو وزراء ہڑتالوں اور جلوسوں ہی سے اپنی کرسی چھوڑتے ہیں۔ ہمارا موجودہ مارشل لاء حکومت سے آئندہ تعاون بھی جاری رہے گا ہم کسی محاذ آرائی کے لیے حکومت سے باہر نہیں آئے بلکہ اپنے دو مقاصد اسلامی نظام کے نفاذ اور الیکشن کی تاریخ کا واضح اعلان کے بعد ہمارا حکومت میں شامل رہنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا تھا۔ ہم اس بات پر مسرور ہیں کہ مسلمانوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ ہمارا رخ متعین ہو چکا ہے منزل کے واضح نشانات نظر آرہے ہیں۔ ہم اس سلسلہ میں جنرل ضیاء الحق کی پُرخلوص محنت اور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اب ہم نے حکومت سے باہر رہ کر بھی ملک کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنی ہے۔ اس تقریب کے آخر میں اچکزئی صاحب نے حضرت احمد علی لاہوری روڈ کے سنگ بنیاد کی نقاب کشائی کی۔ بعد ازاں آپ بلدیہ کے حکام پریس کے نمائندوں کے ہمراہ حافظ مرتضیٰ کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اور سب شرکاء کے ساتھ مل کر چائے پی۔ اس موقع پر آپ نے پریس کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے ایک نام نہاد عالم دین اور ایک پارٹی کے سربراہ کے الزام کے جواب میں کہ وزراء کو حکومت سے نکالا گیا ہے یہ مختصر جواب دیا۔

؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

انھوں نے کہا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان تمام حضرات کے منہ بند ہو جانے چاہییں تھے جو ہماری حکومت سے علیحدگی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن اب یہ ہمارے علیحدہ ہونے پر معترض ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ حضرات مخالفت برائے مخالفت کے قائل ہیں۔

اس کے بعد آپ اسلامیہ کالج ہوسٹل کے ملحق علاقہ میں تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے ان قومی اتحاد کے کارکنوں سے گھل مل کر باتیں کیں جنہیں پیپلز پارٹی نواز پولیس افسروں نے ذاتی عناد کی وجہ سے انہیں چند روز حراست میں رکھا اور جب ان پر کسی قسم کی تخریبی کارروائی کا الزام ثابت نہ ہو سکا تو انہیں رہا کرنے پر مجبور ہوگئے۔

نماز مغرب کے بعد آپ نے شیرانوالہ کی جامع مسجد میں مجلس ذکر میں شرکت فرمائی اور آج کا انتہائی مصروف دن گزار کر ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے آپ نے نو بجے کی پرواز سے کراچی جانا تھا۔ ہوائی اڈہ پر اچکزئی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے کارکنوں اور خصوصاً ملک شیر محمد میاں محمد حنیف۔ سعید الرحمٰن علوی حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ۔ حافظ عبدالرشید مخدوم منظور احمد، عبدالحئی اعوان۔ حافظ غلام مرتضیٰ۔ میاں عبدالرحمٰن انارکلی کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے میرے لاہور کے دوروں میں ہر قسم کا تعاون فرمایا۔

بقیہ: اداریہ

دھارے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

ہم ان رہنماؤں سے دردمندانہ التماس کریں گے کہ خدارا وہ سوچیں ملک کے حال پر رحم کریں اور قوم کو کوئی مثبت اور ٹھوس پروگرام دیں جوں جوں انتخابات کا وقت قریب آرہا ہے ان کی اس ذمہ داری میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ورنہ تو جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

تماس کا اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماءِ اسلام کے لیٹر پیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے۔ سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

ترجمان میں اشتہار دیکر اپنی مصنوعات کو فروغ دیجئے۔

سلسلہ وار ڈائری

رائو منور احمد خاں

ضلع جھنگ میں سب سے بڑی سیاسی قوت جمعیۃ علماء اسلام ہے

رکن سازی مہم کے دوران ہزاروں افراد جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں

کارکردگی و جائزہ رپورٹ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ

۱۹۵۷ء میں باقاعدہ ضلع جھنگ میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا اور اس کے بانیوں میں حضرت جان محمد مرحوم مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب جنہوں نے پوری محنت اور کوشش سے جمعیۃ کو ضلع میں آرگنائز کیا یہ کارواں جونہی منزل کی طرف چلنا شروع ہوا تو اس میں الحاج ملک علی محمد صاحب مولانا عبدالکریم صاحب۔ مولانا دوست محمد وغیرہ شامل ہوگئے یہ راہنما ضلع کے مختلف مقامات پہ گئے اور جمعیۃ کو متعارف کرایا۔ اس وقت ضلعی قیادت اور راہنمائی کا شرف جنہیں حاصل ہے ان میں مولانا مفتی عبدالحلیم ملک علی محمد مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مولانا عبدالوارث مولانا حق نواز مولانا عبدالکریم مولانا محمد فاروق چوہدری محمد عقیل ضیاء مولانا محمد یٰسین تمام ضلعی راہنماؤں نے ہر تحریک میں ہراول دستہ کے طور پہ کام کیا۔

ایوبی آمریت عائلی قوانین ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا فتنہ۔ تحریک بحالی جمہوریت۔ تحریک ختم نبوت۔ ہو یا تحریک نظام مصطفےٰ تمام تحریکوں کی قیادت کا شرف جمعیۃ کو حاصل رہا۔

جھنگ صدر

مقامی راہنما ہیں مولانا قاری غلام محمد۔ مولانا ولی اللہ۔ مولانا حق نواز۔ مولانا محمد یٰسین۔ مولانا رشید احمد مدنی مولانا حکیم محمد شفیع مولانا حفیظ الدین مولانا محمد الیاس بالاکوٹی۔ چوہدری محمد عقیل ضیاء۔ جھنگ شہر میں مولانا عبدالمالک حافظ بشیر احمد مولانا سراج الدین صوفی فقیر محمد صوفی روشن دین چوہدری عبدالمتین صوفی غلام محمد۔ جھنگ کے تمام راہنماؤں اور کارکنوں نے ہر تحریک میں مثالی کردار ادا کیا ہر تحریک کی قیادت جمعیۃ کے راہنماؤں نے کی۔ کوئی بھی تحریک شروع ہو سب سے پہلے جمعیۃ کے کارکن اس میں پیش پیش ہوتے ہیں تحریک نظام مصطفےٰ میں سب سے زیادہ قربانی جمعیۃ کے ورکروں کی تھی اسی طرح قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے گرفتار ہونے والوں کی اکثریت جمعیۃ کے کارکنوں کی تھی۔

۱۹۷۷ء مارچ اور اکتوبر کے انتخابات میں جمعیۃ کے راہنما جھنگ سے مفتی عبدالحلیم صاحب قومی اتحاد کے صوبائی امیدوار تھے۔ جمعیۃ کے راہنما مولانا حق نواز جھنگوی ملکیاں کے معروف بے باک مقرر ہیں آپ نے ہر تحریک میں جرأت واستقامت کا مظاہرہ کیا ہے اس وقت عوام کے مسائل حل کرانے میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اسی طرح جمعیۃ کے ضلعی سیکرٹری اطلاعات چوہدری محمد عقیل ضیاء اور مفتی عبدالحلیم بھی اس سلسلہ میں بڑی سرگرمی کے ساتھ عوام کے مسائل حل کرانے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ رکنیت سازی مہم میں ہزاروں نئے لوگ جن کا ہر طبقہ سے تعلق ہے جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں۔

جمعیۃ کے کارکن چوہدری محمد ایوب۔ حافظ محمد اشرف منظور حسین سیال چوہدری بندو خاں ان تمام نے اپنی بستی میں تحریک میں اور رکنیت سازی مہم میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

چنیوٹ

مقامی راہنماؤں میں مولانا منظور احمد چنیوٹی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب مولانا عبدالوارث صاحب اور جناب شیخ محمد سلیم حاجی بشیر احمد جمن نظام الدین مغل حافظ نور احمد قاری محمد حنیف ان کے علاوہ شہر اور علاقہ میں جماعت کے پاس بے شمار مخلص ورکر ہیں جو مشکل وقت میں جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہیں چند کے نام پیش کیے جاتے ہیں۔ شہر سے محمد الیاس قریشی غلام شبیر۔ نور محمد۔ سالار شمس الدین خوشی محمد مشتاق احمد محمد یوسف خواجہ فاروق مولانا عبدالکریم حاجی عبدالمتین خاں۔ مہر غلام رسول رانا محمد اقبال ایم اے محمد عمر ایم اے حافظ محمد اشرف مولوی محمد اسحاق منظور حسین ناصر ایڈووکیٹ شیخ محمد انور پوری حاجی اعجاز احمد محمد شفیق اور علاقہ کے معروف ورکروں میں موضع جرت سے ملک ناصر سلی۔ واللہ رائے سے صوفی احمد یار چک ۱۴ علاقہ ساڈھرادوالا سے مہر محمد جعفر چک ۱۲۶ سے حاجی محمد یوسف حاجی نذیر احمد مولانا دوست محمد موضع سالار سے شیخ محمود الحسن اور ظفر احمد سکریم موضع ڈاور سے حاجی برخوردار ملک خضر حیات موضع سروالا سے حکیم احمد بخش قصبہ لالیاں سے میر امیر الدین حافظ عبداللہ عرف منو محمد اشرف۔ حافظ ولی محمد قصبہ بھوانہ سے فیاض القادر جلال الدین۔

چنیوٹ میں جمعیۃ کے راہنماؤں اور کارکنوں

کا کردار ہر تحریک میں بے مثال رہا۔

۷۳ء میں ختم نبوت کے منکروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے جب تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو یہاں تمام نہاد عاشق رسولؐ گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے اور ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث میدان میں آگئے اور تحریک کی قیادت کا شرف حاصل کیا (مولانا چنیوٹی) اس تحریک کے دوران ملک کے یا ہر ان مرتدوں کے مشن کو ناکام بنا رہے تھے تو چنیوٹ میں علاقہ کی معروف شخصیت مولانا عبدالوارث شیخ محمد سلیم۔ طالب علم راہنما ملک خلیل احمد اس تحریک کو کامیاب بنا رہے تھے ان راہنماؤں نے اس تحریک میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا اور اس طرح تحریک نظام مصطفیٰ میں جمعیۃ کے تمام راہنماؤں اور کارکنوں نے ہراول دستہ کے طور پر کام کیا اور پوری تحریک کی قیادت جمعیۃ کے پاس رہی۔ اس دوران جمعیۃ کے کارکنوں پر جھوٹے بم کیس بنائے گئے۔ ان پر تشدد کیا گیا لیکن کوئی بھی ہتھکنڈہ ان کے جذبۂ ایمانی کو ٹھنڈا نہ کر سکا۔ چنیوٹ کسی بھی تحریک کا آغاز ہو حکومت سب سے پہلے مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مولانا عبدالوارث صاحب اور شیخ محمد سلیم کو اپنا نشانہ بناتی ہے آغاز ہی میں ان راہنماؤں کو پس دیوار زنداں کر دیا جاتا ہے۔

۷۷ء، ۱۹ مارچ اور اکتوبر کے انتخابات میں جمعیۃ کے صوبائی راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی یہاں سے قومی اتحاد کے صوبائی امیدوار تھے آپ چنیوٹ کے عوام کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ یہاں کے عوام چنیوٹی صاحب پر مشکل وقت میں مال و جان نثار کرتے ہیں۔

رکنیت سازی مہم کے سلسلہ میں یہاں بہت بڑی تعداد میں نئے لوگ جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں تحصیل چنیوٹ کے تنظیمی کمیٹی کے صدر نظام الدین مغل نے چنیوٹ کو ۲۳ حلقوں میں تقسیم کیا۔ یہاں رکنیت سازی مہم کے دوران علاقہ کی مشہور شیخ قریشی برادری کے نامور بزرگ چوہدری فتح محمد اور سابق صوبائی آزاد امیدوار ظہیر الدین قریشی دھامہ برادری کے معروف راہنما حاجی خوشی محمد علاقہ شہابل شاہ کے حاجی گلزار احمد ان تمام نے اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

اس وقت جمعیۃ کے راہنما فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی علاقہ کی مشہور شخصیت مولانا عبدالوارث مشہور سماجی شخصیت برادر ابھرتے ہوئے جوان سال لیڈر جناب شیخ محمد سلیم علاقہ ٹھٹھی سے حاجی بشیر احمد چمن اس وقت عوام کے مسائل حل کرانے میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہر وقت ان راہنماؤں کے پاس آنے جانے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔ واضح رہے کہ چنیوٹ میں جمعیۃ سب سے بڑی سیاسی قوت ہے۔

شورکوٹ

مقامی راہنما ہیں مولانا بشیر احمد صاحب آپ نے انتھک محنت اور کوشش سے جماعت کو علاقہ میں متعارف کرایا اور ہر تحریک میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔

۷۷ء، ۱۹ مارچ اور اکتوبر کے انتخابات میں آپ قومی اتحاد کے صوبائی امیدوار تھے پوری الیکشن کمیٹی میں آپ نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ تحصیل شورکوٹ میں رکنیت سازی مہم میں بڑی تعداد میں نئے لوگ جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں ان کے معاون ہیں اس سلسلہ میں شورکوٹ روڈ سے مولانا غلام رسول صاحب صوفی صدیق۔ مولانا عبدالقدوس حاجی غلام حسین صوفی نذیر احمد۔ شورکوٹ شہر سے صوفی عبدالمجید۔ حافظ حسین احمد محمد شریف صوفی عبدالحمید۔ شیخ شکیل احمد۔ انہوں نے رکنیت سازی مہم میں خاص کردار ادا کیا ہے۔

بدھوانہ سے معروف زمیندار محمد حاجی مہر ذوالفقار احمد چوہدری نسیم احمد چوہدری حاجی علی محمد علی مہر عظمت مہر مشتاق احمد ایڈووکیٹ ملک تمام حضرات نے اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

واصو آستانہ

مقامی راہنماؤں میں جناب محمد اقبال انجم۔ میاں مہدی حیات چیلہ میاں سلطان محمود۔ حافظ محمد نواز حافظ فیض الرحمٰن حافظ نور محمد۔ ملک محمد اسلم غوث محمد ملک محمد حنیف چیلہ ملک محمد بخش اعوان شامل ہیں۔ ۷۷ء میں میاں مہدی حیات چیلہ قومی اتحاد کے امیدوار تھے آپ علاقہ کے بہت بڑے زمیندار اور با اثر شخصیت ہیں۔ اور یہاں کی اہم ترین جماعتی شخصیت جناب محمد اقبال انجم ہیں آپ کو اکابر کے مشن سے خصوصی لگاؤ ہے۔ آپ جماعت کی ترقی اور استحکام کے لیے اپنے علاقہ میں بھرپور کوششیں کر رہے ہیں بہت مخلص ساتھی ہیں علاقہ کے معروف زمینداروں کا جمعیۃ میں شامل ہونا انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے حال ہی میں رکنیت سازی مہم کے دوران میاں محمد افضال انجم اور ملک اسماعیل انجم اپنے بہت سے ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں اٹھارہ ہزاری میں مولانا عبداللطیف صاحب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

موڑ ڈالاں والہ

مقامی راہنما ہیں یہاں کی مشہور سیاسی و سماجی شخصیت جناب عصمت اللہ خاں نیازی ہیں اور ان کے رفیق کار ہیں محمد اصغر خاں نیازی صوفی عالم خاں ملک عبداللہ یہاں جماعت کا قیام جناب عصمت اللہ خاں نیازی کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے آپ نے رکنیت سازی مہم کے دوران بڑی سرگرمی کے ساتھ جمعیۃ کی رکنیت سازی مہم میں آپ کے فعال اور پختہ ذہن کے ساتھی ہیں۔ یہاں کافی لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

یہاں کی بڑی اوڈھ برادری نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

اہم مقامات جہاں رکن سازی کی مہم جاری ہے

احمد پور سیال۔ گڑھ موڑ۔ روڈو سلطان۔ اٹھارہ ہزاری۔ واصو آستانہ۔ کوٹ سائینگ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ شورکوٹ روڈ۔ گگی نو۔ چک ۹۵ چک ۹۱ چک ۹۷ قائم بھروانہ۔ حویلی بہادر شاہ رستم سرگانہ ٹبہ گیلی۔ شریف آباد۔ بستی سیالکوٹ۔ محمد کوٹ۔ ڈگری۔ گڑھ مہاراجہ۔ گڑھ شیر وغیرہ

طلباء کا کردار

تحریک نظام مصطفیٰ میں جمعیۃ طلباء اسلام

کے راہنماؤں کا کردار مثالی رہا ہے ان نوجوانوں نے پورے جذبہ کے ساتھ تحریک کو کامیابی تک جاری رکھا ان چند کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جھنگ سے جمعیۃ طلباء اسلام کے سابق صوبائی ناظم محمد اقبال خان شیروانی حافظ عبدالعزیز جھنگوی۔ ملک نادر علی۔ شیخ سلیم اختر۔ شہاب الدین۔ محمد حفیظ خان چنیوٹ سے ملک خلیل احمد۔ نثار الحق غلام مصطفیٰ حافظ محمد اشرف ندیم ربوہ سے ملک محمد اسلم محمد فاروق۔ بشیر احمد۔

ضلع کے اہم مسائل

جھنگ:۔ یہاں سوئی گیس کا مسئلہ بڑا اہم ہے گندے پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں، سڑکیں بالکل ٹوٹی ہوئی ہیں۔ بلدیہ شہر کی صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی اور نہ ہی سٹریٹ لائٹ کا کوئی انتظام ہے۔ یہاں جب بارش ہوتی ہے تو پانی لوگوں کی دوکانوں میں داخل ہو جاتا ہے جس سے شہریوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہاں نہر کا پانی کم ہے اس کو زیادہ کیا جائے

چنیوٹ:۔ محلہ غفور آباد کی کچی سڑک کو پختہ کیا جائے گندے نالے میں سیوریج بچھایا جائے عالمگیر روڈ، نئی غلہ منڈی۔ جھمرہ روڈ سڑک کو پختہ کیا جائے۔ اسی طرح یہاں بھی بلدیہ صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی سٹریٹ لائٹ کا قطعاً انتظام نہیں واٹر سپلائی سکیم انتہائی ناقص ہے۔ یہاں پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں اس کے علاوہ یہاں شہریوں کا شدید مطالبہ ہے کہ یہاں سپر ایکسپریس کو ٹھہرایا جائے۔ ٹیلیفون کو ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم کیا جائے۔

شورکوٹ:۔ یہاں سیم وتھور سے زرخیز زمین بیکار ہو رہی ہے۔ حکومت اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی۔ شہر شورکوٹ کے ہسپتال کی عمارت بالکل خستہ ہو چکی ہے گرنے کا کسی وقت بھی خطرہ ہے اس کی نئی عمارت بنانے کی منظوری بھی ہو چکی ہے۔ اسی پر آج تک کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں انتظامیہ کا رویہ بالکل نامناسب ہے اور سب سے بڑی تشویشناک بات یہ ہے کہ اسلامی حدود نافذ ہونے کے باوجود یہاں جرائم بڑھ رہے ہیں ان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور انتظامیہ لوگوں سے بھاری رشوت وصول کر لیتی ہے۔ اسی وجہ سے آج تک یہاں ایک بھی مقدمہ شرعی عدالت میں درج نہیں ہوا۔ صدر پاکستان کے واضح احکامات کے باوجود یہاں افسران نے ایک دن بھی نماز کا اہتمام نہیں کیا۔ اور جو وقفہ نماز کے لیے ملا اس کو فضول باتوں میں گزارا جاتا ہے۔

واصو آستانہ:۔ سب سے بڑا مسئلہ یہاں بھی سہولتوں کا ہے قریب قریب آبادی تک یہاں علاج معالجہ کا انتظام نہیں، جمعیۃ کے رکن قومی اتحاد کے سابق صوبائی امیدوار اسمبلی میاں مہدی حیات بھیلہ نے برلب سڑک ہیلتھ سنٹر کے لیے ۲۔ ایکڑ رقبہ بھی دیا۔ اسپتال کی منظوری بھی ہو چکی ہے۔ ہسپتال بنانے کی طرف حکومت کوئی توجہ نہیں دے رہی سیمنٹ کی بہت زیادہ قلت ہے کافی دور دور تک یہاں کسی چیز کی کوئی ایجنسی نہیں ان چیزوں کے حصول کے لیے عوام کو جھنگ جانا پڑتا ہے لیکن ناکام لوٹتے ہیں۔ ہائی سکول کے لیے عملہ ناکافی ہے جبکہ طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ شہری مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان مسائل کی طرف فوری توجہ دے۔

موڑ ڈالاں والہ:۔ یہاں کے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور آج تک یہاں کسی چیز کا کوئی ڈپو نہیں۔ فوڈ کنٹرولر جھنگ کے پاس متعدد بار درخواست دی گئی لیکن وہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتے اتنی بڑی آبادی کے لیے یہاں کوئی ڈسپنسری نہیں، عبداللہ پور ایک ہزار سے زیادہ آبادی ہے لیکن تعلیم کے لیے پرائمری سکول تک نہیں جبکہ یہاں کے عوام نے حکومت کو سکول کے لیے جگہ دینے اور کمرے تک بنا کر دینے کی پیشکش کی لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ عبداللہ پور میں بجلی کی لائن بالکل چک کے درمیان سے گزرتی ہے لیکن یہاں کے لوگ اس کے افادہ سے محروم ہیں۔ محکمہ واپڈا کو کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلائی گئی لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

اسی طرح پورے ضلع جھنگ میں انتظامیہ بلدیہ۔ واپڈا۔ پیداوار ان تمام محکموں کی انتظامیہ قطعی طور پر عوام کو حکومت سے بدظن کر رہی ہے ضلع کے عوام حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان مسائل کی طرف فوری توجہ دے تاکہ لوگ سکھ کا سانس لے سکیں۔

رواں دواں

زاھد بلند شہری

بسلسلہ بھٹو کی موت کا ذمہ دار کون؟

بدقسمتی سے مجھے ایسے وکیل ملے......

جنہوں نے میری صفائی کے بجائے استغاثے کے موقف کی وکالت کی

مسٹر بھٹو کی جماعت کے ایک ہمکنوار النصنع پبلیکیشنز کے رسالے "لوح وقلم" نے جو پھانسی دیئے جانے سے قبل شائع ہوا "رغیبوں کی ڈائری" کے تحت اس شعر "دیکھا جو تیر کھاکے کمین گاہ کی طرف" کے عنوان سے جو مضمون شائع کیا ہے وہ مسٹر بھٹو کو پھانسی دلوانے کا ذمہ دار کون ہے کے سوال کا مکمل جواب ہے اس کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جب ۶ رفروری کو پیپلز پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا تھا تو اس میں مسٹر بھٹو نے ایک خصوصی پیغام بھیجا تھا وہ پیغام یہ تھا

"بیرونی ممالک کا دباؤ اور غیر ملکی رائے عامہ مجھے نہیں بچا سکتی۔ صرف پاکستان کے عوام ہی مجھے بچا سکتے ہیں۔ ریاستی طاقت کا مقابلہ سڑکوں کی طاقت سے کیا جاتا ہے۔ عوامی جدوجہد اور تحریک سے کیا جاتا ہے۔ مرکزی عاملہ کے ارکان ایک حکمت عملی کے تحت مختلف شہروں میں تحریک چلانے اور اس کی قیادت کرنے کے لیے کمر کس لیں۔ اگر آپ میری زندگی بچانا چاہتے ہیں تو وقت ضائع کئے بغیر میدان میں کود پڑیں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر گھروں میں بیٹھ جائیں"

مسٹر بھٹو کے اس پیغام کا مجلس عاملہ کے ارکان پر کیا اثر ہوا خود اس معاصر کی زبانی ——

"معلوم ہوا ہے کہ جب اجلاس میں مسٹر بھٹو کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا تو یکدم سناٹا چھا گیا۔ تقریباً ۱۵ منٹ تک مکمل خاموشی رہی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے خاموشی توڑی اور چند راہنماؤں نے مسٹر بھٹو کے پیغام پر فوری طور پر عمل کرنے پر زور دیا۔ اور مطالبہ کیا کہ مرکزی مجلس عاملہ "راست اقدام" کا فیصلہ کرے لیکن ارکان کی اکثریت جو جو وڈیروں، چوہدریوں اور سرداروں پر مشتمل تھی نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔ الغرض یہ اجلاس مسٹر بھٹو کی خواہش کا احترام نہ کر سکا کیونکہ ارکان کی اکثریت کو مسٹر بھٹو کی بجائے اپنے مفاد عزیز تھے وہ اپنی کھال بچانا چاہتے تھے"

اب اگر پیپلز پارٹی کے "ذرائع" مسٹر بھٹو کی موت کی ذمہ داری سے بچنے اور ریاستی کی تردید کرتے پھریں تو ان کی اس جھوٹی تردید پر کان دھرنے کو کوئی تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ پھانسی سے پہلے شائع ہونے والا پیپلز پارٹی کا ترجمان اس کی واضح تردید کے لیے کافی ہے۔

کراچی سے شائع ہونے والا پیپلز پارٹی کا کراچی کا روزنامہ "صداقت" اپنی دس اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ سندھ سے پیپلز پارٹی کے ۹ ارکان غائب ہیں جبکہ پارٹی کے کارکن ان سے راہنمائی کے لیے انہیں سرگرمی سے تلاش کر رہے ہیں۔ کچھ ارکان بھٹو کو پھانسی سے قبل ہی ضمانت نیک چلنی کے مچلکے داخل کر کے رہائی حاصل کرنے کے بعد نظر نہیں آئے۔ بیشتر اراکین قومی و صوبائی اسمبلی بھی غائب ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسٹر بھٹو کی پھانسی کے ذمہ دار پیپلز پارٹی کے وڈیرے چوہدری، جاگیردار اور نواب نہیں ہیں تو پھر کون ہے؟

بعض حلقے خصوصاً وہ حلقے جو ان وڈیروں، چوہدریوں اور جاگیرداروں کے ٹکڑے پر پلتے ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ پھانسی کی ذمہ داری قومی اتحاد پر عائد ہوتی ہے۔ حالانکہ مقدمہ قتل اور پھر فیصلہ در فیصلہ سے قومی اتحاد کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہاں تک پھانسی کی درخواست مسترد کیے جانے کے بارے میں بھی صدر ضیاء الحق نے قومی اتحاد سے مشورہ نہیں کیا۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ قومی اتحاد اس پورے قصے سے الگ تھلگ رہا ہے اس کے باوجود یہ وڈیرے اور جاگیردار پھانسی کی ذمہ داری قومی اتحاد پر کیوں ڈال رہے ہیں؟

اصل صورتحال یہ ہے کہ مسٹر بھٹو کے دور میں پیپلز پارٹی کے اراکین صوبائی و قومی اسمبلی۔ وزراء سیکرٹریوں اور چیئرمینوں نے کروڑوں روپے کی جو لوٹ کھسوٹ اور چور بازاری کی ہے اسے محفوظ کرنے اور حکومت وقت کے احتساب سے عنی الوسع بچانے کے لیے یہ لوگ بھٹو کی حمایت اور پھانسی سے بچانے کے لیے سڑکوں پر نہیں آئے۔ اگر آجاتے تو یقینی بات ہے یہ لوگ بھی ان شرپسندوں کے ساتھ دھر لیے جاتے اور پھر تمام پول آناً فاناً کھل جاتے۔ شرافت کے پردے چاک ہو جاتے جھوٹی عزت واکرام چشم زدن میں ختم ہو جاتا بدعنوانیاں، دھوکے اور بلیک میلنگ تمام کی تمام قوم کے سامنے آجاتی۔

مگر یہ "بھولے بادشاہ" ہیں بھٹو کی حمایت نہ کر کے بقول معاصر ہفت روزہ کے اس کو پھانسی پر چڑھوا کر وہ اپنے آپ کو محفوظ خیال کر رہے ہیں۔ حقیقت میں ان ایسوں کا احتساب تو اب شروع ہوگا۔ تمام کچا چٹھا

بقیہ صفحہ ۱۳ پر

تذکرہ مشائخ سلاسل اربع

علماء دیوبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر بہت سے الزامات میں سے ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ یہ حضرات بزرگوں کی بیعت کو ناروا سمجھتے ہیں اور سلاسل اربع یعنی شجرات طیبات قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، اور سہروردیہ کے طریقوں کے موافق ذکر اذکار وغیرہا کے قائل نہیں بلکہ ان مقدس حضرات کو بزعم خویش بزرگوں کا مخالف تک مشہور کرنے کے لیے کئی لمیٹڈ کمپنیاں پراپیگنڈا کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں مگر واقفان حال بخوبی آگاہ ہیں کہ علماء دیوبند کثرھم تعدادھم بذات خود طریقت کے ماہر اور امام تھے مثلاً فقیہ النفس امام ربانی حضرت الشیخ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔ مجدد ملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ زبدۃ السلف قدوۃ الخلف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور سینکڑوں بزرگان دیوبند نے عوام کا رشتہ اپنے رب سے ایسا جوڑ دیا جو حقیقی معنوں میں یہ امی اور ان پڑھ لوگ بھی اللہ والے بن گئے جس جنگل میں بھی ڈیرا ڈال دیا اسی کو منگل بنا دیا مثلاً دین پور شریف بھی مکہ مکرمہ کی آبادی کی طرح بالکل بیابان تھا حتیٰ کہ قرب وجوار میں بھی کوئی انسانی آبادی نہیں تھی مگر جب عارف باللہ حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ بانی دین پور شریف نے یہاں ڈیرا ڈالا تو بلا مبالغہ ہزاروں نہیں لاکھوں اللہ کے بندوں نے یہاں سے دینی فیوضات حاصل کیے امیر کارواں حضرت شیخ الحدیث مولانا درخواستی عم فیضہٗ اسی کی زندہ مثال ہیں کہ حضرت مدظلہٗ العالیٰ کی مکمل تربیت اسی قصبہ دین پور شریف میں ہوئی۔ اور حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے دست مبارک سے دستار بندی کرائی احقر راقم کے عینی مشاہدہ کے مطابق حضرت عارف باللہ دین پوری قدس سرہٗ کے ایسے سعید الفطرت مرید بھی تھے جو امی تھے مگر ان سے ایک سو تین یا چار کے شدید درجۂ حرارت ہونے کے باوجود بھی تہجد قضا نہیں ہوتی تھی اور جن کے واحد خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مولانا لاہوری قدس اللہ سرہٗ تھے جن کے دیکھنے سے بھی خدا یاد آجاتا اور خود بخود عبادت کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی یہ حضرات متبع سنت ایسے تھے کہ ایک صاحب (جو حضرت دین پوریؒ کے مرید تھے) کے لڑکے سے غلطی کا صدور ہو گیا اس کے خلاف عدالت میں استغاثہ دائر ہوا اور گواہی کے لیے اس کے والد کا نام لکھوایا گیا اس لیے کہ ان کو یقین تھا کہ یہ صاحب مذکورہ جھوٹ ہرگز نہیں بولیں گے بعینہٖ اسی طرح ہوا اس صاحبؒ نے بالکل حرف بحرف صحیح گواہی دی اور اس بات کا خیال تک بھی نہ کیا کہ اس گواہی سے بیٹے کا کیا بنے گا؟ بعینہٖ اسی طرح دیوبندی مکتب فکر کے ہر مرشد کے حالات ایسے ہیں جن کی یاد سے خیر القرون کے دور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ان حضرات نے دین اسلام کو رھبانیت کے طور پر بھی استعمال نہیں کیا۔ بلکہ ”بالیل رھبانٌ وبالنہار فرسانٌ“ یعنی راتیں عبادت کرنے میں بسر کرتے اور ایام جہاد“۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ دیوبندی مکتب فکر کی ہر خانقاہ سے انگریزی سامراج کی جابر وظالم حکومت کے خلاف تحریکوں کی آبیاری کی گئی اور ہر خانقاہ ایک مرکز تھی۔ اب بھی فرق ہائے باطلہ کے خلاف اور دین اسلام کے احیاء کے لیے ان ہی خانقاہوں سے عوامی تربیت کے لیے اعلیٰ اور صحیح پروگرام پیش کیا جا رہا ہے الحمد للہ ان بزرگان دین سے ہم سب کو فیوضات علمیہ اور عملیہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے یہ کامل بلکہ اکمل ترین حضرات اپنے آپ کو تواضع اور خاکساری جو ان کو ورثہ کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے کی وجہ سے کچھ نہیں سمجھتے تھے جس کا ان کی کتابوں سے عجیب لفظوں میں اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں کہ ”حقیقی معنوں میں میں اپنے اسلاف اور اکابر کرام کے لیے ننگ و عار ہی رہا اور حضرات اہل چشت اور دیگر مشائخ اہل طریق کا صحیح معنوں میں بدنام کرنے والا۔ تاہم مجھ کو افضال خداوندی سے بہت زیادہ امیدیں ہیں کہ مثل ”سگ اصحاب کہف“ مجھ کو اپنے اولیاء کرام کے فیوض سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمائیں۔ ہاں بزرگان دیوبند رحمۃ اللہ علیہ نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ کبھی نہیں ہونے دیا بلکہ جس نے بھی یہ مذموم حرکت کی ان مقدس حضرات نے فوری طور پر عوام کی اصلاح کر دی۔

ہمارے شائخ المشائخ حضرت مولانا لاہوری رح اکثر اپنی تقاریروں میں فرمایا کرتے تھے۔

”کہ اگر کوئی ہوا میں اڑتا آئے اور
لاکھوں مرید پیچھے لائے مگر سنت
نبویؐ کا مخالف ہو تو اس کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھنا ناجائز اس کی
بیعت کرنا حرام اور اگر کوئی کر چکا ہو
تو توڑنا فرض عین ہے“

ان معزز بزرگوں کے نزدیک طریقت شریعت اسلامیہ سے علیحدہ طور پر کسی لحاظ سے بھی قابل قبول نہیں بلکہ ایسی طریقت جو سنت نبویؐ کے خلاف ہو وہ طریقت ہی نہیں بلکہ گمراہی ہے ایسے پیر صاحبان جو خود متبع سنت نہ ہوں وہ دوسروں کو کیا خاک راہِ ہدایت دکھائیں گے؟ اب ان لوگوں نے پیری مریدی کو بھی ایک رسم بنا لیا ہے چاہے پیر صاحب ارکان اسلام نماز روزہ وغیرہ کے تارک ہوں اور ان کے چہرے سے سنت مبارک داڑھی بھی غائب ہو بلکہ زانی و شرابی ہوں مگر صرف ”سید“ ہوں کو سلام پھر آج کل سید وغیرہ کی بھی کوئی قید نہیں صرف چند ہوشیار آدمی مل جائیں جو فنکار ہوں اور پیر صاحب کے کمالات کو

بیان کرکے "پیرنمی پرند و مریداں می پرانند" کے طور پر عوام کو یہ ذہن نشین کرا دیں کہ ہمارے پیر صاحب پچاس روپیہ کو پانچ ہزار تک بھی بنا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ بس پھر جو اس پیر صاحب کی تردید کرنے کی جسارت کرے گا وہ خالص وہابی۔ دیوبندی۔ نجدی اور خدا جانے کیا کچھ القابات سے نوازا جانے کے لائق ہے۔ اللہ تعالٰے ان بزرگوں کی قبروں کو نور سے بھر دیں جنہوں نے اپنی زندگیاں داؤ پر لگا کر اسلام کے ان بدترین مجرموں کو عوام کے سامنے الم نشرح کیا اور اسلام کو اپنی اصل پر رکھ کر ہمارے اس دور تک من وعن یعنی کسی ترمیم و اضافہ کے بغیر پہنچایا ہے اللہ تعالٰی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین، احقر راقم عفاء اللہ عنہ آج کی محفل میں سلاسل اربعہ کے ان مشائخ عظام میں سے بعض حضرات کے بالکل مختصر حالات آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہا ہے یہ حضرات جو سلاسل اربعہ کے مرکزی رہبروں کی حیثیت سے شجرات اربعہ میں مشہور ہیں وہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رح سے لے کر حضرت سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس تک ۳۰ واسطے ہیں ان میں کئی بزرگ صاحب کرامات ہیں جیسا کہ علماء اسلام نے واضح کیا ہے کہ کرامت صاحب کرامت کے اختیارات اور بس کی بات نہیں یعنی یہاں کا صدور ہوا ہے وہ رب کائنات کا عطیہ ہے اس خرق عادت اور محیر العقول فعل سے رب کائنات خلق کو اسی طرف راغب فرماتے ہیں تاکہ مخلوق کو دینی و اسلامی فوائد حاصل ہوں سر سید اور کچھ دیگر لوگوں نے کرامت کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کے معجزات کا بھی انکار کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ضروریات دین سے ہیں نقلاً اور عقلاً ان کے شواہدات بھی موجود ہیں قرآن اور احادیث نبوی سے ان کا واضح ثبوت ملتا ہے بظاہر انکار کی کوئی گنجائش نہیں مگر والکن اللہ یھدی من یشاء اس کے علاوہ ایک اور اشکال کراچی کے ایک کیپٹن ڈاکٹر صاحب نے جو بحال حیات ہیں اپنی ایک کتاب میں پیش کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رض یا حضرت ابوبکر رض سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس لیے تصوف کے سارے سلسلے جو حسن بصری رض عن علی رض یا حسن بصری رض عن ابی بکر بیان کئے جاتے ہیں یہ خالص جھوٹ اور صریح کذب ہیں اس لیے دین طریقت کی بنیاد ہی غلط ہے مگر واضح ہو کہ دین طریقت جس کا ماخذ اسلام اور شریعت ہے وہ غلط نہیں بلکہ اس کا حصول ضروریات میں سے ہیں اللہ تعالٰی تادیر سلامت رکھے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ کو آپ نے اپنی خود نوشت سوانح "یاد ایام" میں لکھا ہے کہ مجھ سے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم نے دریافت کیا کہ تصوف کیا ہے؟ اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ میں نے جواب دیا "تصحیح نیت کا نام ہے" اور اس کے سوا کچھ نہیں جس کی ابتداء انما الاعمال بالنیات سے ہوتی ہے اور انتہا تعبد اللہ کانک تراہ ہے یہ سلسلہ حضرت حسن بصری رض سے شروع ہوا جیسا کہ یہ مشہور ہے بالکل صحیح ہے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت ابوزرعہ رض نے فرمایا کہ حضرت حسن بصری رض نے حضرت علی رض سے ۱۴ سال کی عمر میں بیعت کی تھی اور حضرت علی رض کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا اس کے بعد حضرت حسن بصری رض کوفہ اور بصرہ کی طرف چلے گئے اس کے بعد حضرت علی رض سے ملاقات نہیں کی اور حضرت حسن بصری رض نے براہ راست حضرت علی رض سے روایت بھی کی ہے

"حافظ ابن حجر نے کہا کہ سند ابی یعلی میں لکھا ہے کہ بریرہ رض نے حدیث بیان کی کہ مجھ کو عقبہ ابن ابی سہبا باہلی نے خبر دی اور انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری رض کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے علی رض کو کہتے ہوئے سنا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کی مثال مثل بارش کی ہے الخ"

اور یہ روایت بالکل درست تسلیم کی گئی ہے اس واضح روایت کے باوجود بھی حضرت حسن بصری رض کی حضرت علی رض سے بیعت کا انکار کرنا حقیقت کے خلاف ہے اور ویسے بھی جب تک آدمی کسی فن کا مالک نہ ہو اس فن سے متعلق اس کے قول کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا بقول کسے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جاست

اب اس مختصر سی تمہید کے بعد مشائخ کرام کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیے۔

خواجہ عبدالواحد بن زید رح

آپ براہ راست حضرت حسن بصری رض کے شاگرد ہیں چالیس برس تک فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی چند احباب کی استدعا پر دعا کی تو دینار برسنے لگے ان دیناروں سے آپ رح نے حلوہ خریدا اور دوستوں کو کھلا دیا اس کے علاوہ بھی آپ کی متعدد کرامات ہیں۔

فضیل بن عیاض رح

آپ کی کنیت ابوعلی اور ابوالفیض ہے ڈاکوؤں کے سردار تھے لیکن نماز باجماعت اور خیرات دینے کے پابند تھے کسی قافلہ میں قرآن کریم کی ایک آیت سنی تو توبہ کی اور رجوع کیا اور کچھ عرصہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے پھر کسی قاری سے سورت "القارعۃ" سنی اور جان بحق ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابراہیم ابن ادھم بلخی رح

آپ رح بلخ کے حاکم تھے شکارگاہ میں گئے اور ایک ہرن کے پیچھے لگ کر لشکر سے جدا ہوگئے۔ اللہ تعالٰے نے ہرن کو قوت گویائی عطا فرمائی اس نے کہا آالھذا خلقت او بھذا امرت۔ یعنی کیا تم اس لیے پیدا کئے گئے ہو یا کیا اسی کام کا تمہیں حکم دیا گیا ہے یہ سنتے ہی دل میں خیال آیا اور توبہ فرما کر سب سے ہاتھ اٹھا لیا اور زہد و ورع کے پابند ہوگئے اس کے بعد علم الیقین پیدا ہوا اور تمام ملکوت آنکھوں کے سامنے آگئے حضرت امام ابوحنیفہ رح سے علم حاصل کیا مدتوں جنگلوں میں پھرتے رہے اور غیب سے روزی ملتی رہی نو سال تک نیشاپور کے غار میں مجاہدہ کیا ۱۴ سال تک مکہ معظمہ کی مسافت قطع کی تمام راہ اکثر نماز میں مشغول رہے حضرت امام باقر سے بھی خلافت حاصل

۱۳

ہوئی آپ کی بہت سی کرامات منقول ہیں ۔

ابو اسحاق شامی چشتی رح

آپ شام سے بغداد میں تشریف لائے پھر آپ کا نام چشتی رکھا آپ ہی سے سلسلہ چشتیہ جاری ہوا آپ رح اپنے شیخ کے فرمان کے مطابق سات سال خلوت میں لا الٰہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول رہے سات دن کے بعد کھانا کھاتے تھے آپ رح جب سفر کا ارادہ فرماتے تو آنکھیں بند کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے ۔

ابو احمد چشتی رح

آپ کا لقب قدوۃ الدارین ہے حالات بہت طویل ہیں بہر حال توبہ کر لینے کے بعد غلبہ حال میں جس پر نظر کرتے وہ صاحب کرامت ہو جاتا اور پیشانی سے آسمان تک ایک نور رہتا جسے شہر کے تمام لوگ دیکھتے دن میں ایک اور رات میں دو قرآن کریم ختم کرتے چالیس روز کے بعد پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی تھی

ابو محمد چشتی رح

آپ مذکورہ بزرگ ابو احمد رح کے صاحبزادے ہیں لقب ناصح الدین ہے آپ رح اکثر مجاہدے میں نماز معکوس ادا فرماتے اور آپ رح اپنے گھر کے کنوئیں میں لٹک جاتے تھے ستر سال کی عمر میں غیبی اشارہ کے بموجب سلطان محمود کے ساتھ سومنات فتح کرنے جہاد میں تشریف لے گئے آپ کی والدہ رح نے حمل کے چوتھے مہینے کلمہ کی آواز سنی اور آپ نے پیدا ہونے کے بعد سات مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا دودھ پینے کے زمانے میں اپنی آنکھیں آسماں کی طرف کر لیتے اور بلا تعداد کلمہ طیبہ پڑھتے رحمتہ اللہ علیہ ۔

خواجہ قطب الدین مودود رح

آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم اچھی طرح حفظ کر لیا تھا آپ نے زندگی بھر نیا لباس زیب تن نہیں کیا ایک شخص نے آپ کو ریشمی کپڑا دیا آپ نے اس کپڑے کو آنکھوں پر رکھا اور انتقال ہو گیا ۔ غیب سے آکر لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی اور آپ کا جنازہ خود بخود ہوا پر چلا ہزاروں

کفار یہ دیکھ کر مسلمان ہو گئے ۔

خواجہ حضرت حاجی شریف زندنی رح

آپ مخلوق سے چالیس سال تنہائی میں رہے جنگلوں کے پتے اور جنگلی میوہ کھاتے رہے جو شخص آپ کا بچا ہوا کھا لیتا وہ مجذوب ہو جاتا آپ ہمیشہ ہی روتے رہتے تھے اور چیخیں مارتے تھے اکثر اوقات ایسی حالت میں بے ہوش ہو جاتے مقبول بارگاہ الٰہی تھے ۔

خواجہ عثمان ہارونی رح

آپ کی کرامات بڑی انوکھی ہیں حضرت غوث اعظم رح کے ہمعصر تھے ایک بار کسی سردار سے آپ کے خادم فخر الدین نے آگ کی چنگاری مانگی اس نے نہ دی خواجہ صاحب رح کو غیرت آئی آپ اس سردار کے لڑکے کو گود میں لے کر آگ میں کود پڑے چار ساعت اس میں رہے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولایت ہے سردار ایمان لے آیا عبد اللہ نام رکھا اور فقیری اختیار کی ۔ لڑکے کا نام ابراہیم رکھا اس کے بعد آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وفات بھی وہیں ہوئی ۔

شیخ فرید الدین شکر گنج رح

آپ اکثر مسجد میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے مجاہدے کے ابتدائی ایام میں تین روز بعد کنکریاں منہ میں ڈال لیتے تھے وہ شکر ہو جاتی تھیں لہٰذا آپ کا لقب گنج شکر ہو گیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک سوداگر سے شکر مانگی اس نے کہا میرے پاس تو نمک ہے آپ نے فرمایا نمک ہو گا ۔ بس اس کے پاس نمک ہی ہو گیا اس پر سوداگر نے عذر خواہی کی تو پھر وہ شکر بن گئی ۔ وفات کی رات تین مرتبہ عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا یا حیی یا قیوم اور انتقال فرما گئے ۔

یہ صرف دس بزرگوں کا تذکرہ ہے باقی کسی اور وقت پیش خدمت کیا جائے گا ۔

بقیہ : رواں دواں

کھلی کتاب کی طرح ہو گا ۔

مسٹر بھٹو کو پھانسی کی ذمہ داری ان وڈیروں چوہدریوں، نوابوں اور جاگیرداروں کے علاوہ اخباری خبر کے مطابق ان کے وکلاء پر بھی عائد ہوتی ہے ۔

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر بھٹو نے اپنی بیوی سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ "وہ بدقسمتی سے مجھے ایسے وکیل ملے ہیں جنہوں نے میری صفائی کے بجائے استغاثے کے موقف کی وکالت کی بھٹو نے کہا کہ یحیٰی بختیار نے عدالت میں اپنے دلائل کو بلا وجہ کئی ماہ تک طویل دیا ۔ میرے مقدمے کی وکالت بھی مناسب طور پر نہ کی بلکہ مجھے لاہور ہائیکورٹ میں مقدمے کا بائیکاٹ کرنے کا مشورہ دیا!"

مسٹر بھٹو کی اس گفتگو سے پتہ چلتا ہے وکلاء بھی وکالت کی لاکھوں روپے فیس محض اپنی جیب گرم کرتے جائیداد بنانے کے لیے لے رہے تھے اور مقدمے میں ان کی دلچسپی بالکل نہ تھی دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر بھٹو کے خاندان نے اپنے دور میں کروڑ روپے قوم سے چھینے تھے ۔ ان روپوں کی بہتی گنگا میں بھٹو کے وکلاء ہاتھ دھو رہے تھے ۔

پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے جاگیردار، نواب ارکان پھانسی دیئے جانے کے بعد اپنے بھٹوؤں کے ذریعے مسٹر بھٹو کی پھانسی کی ذمہ داری سے دامن بچا رہے ہیں ۔ اور سادہ لوح گنے چنے بھٹو کے حامیوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں شاید انہیں معلوم نہیں کہ جب مسٹر بھٹو کو ہائی کورٹ میں مقدمہ کے سلسلے میں لے جایا جاتا تو وہ کہتے میرے ساتھ ڈرامہ کر رہے ہو ۔ سپریم کورٹ میں گئے تو پھر یہی کہا گیا کہ میرے ساتھ ڈرامہ کر رہے ہیں ۔ پھانسی کے تختے پر بھی کہنے گئے تو پھر یہی دھرایا گیا ۔ اور واقعی پھانسی دینے کے بعد یہ ڈرامہ ختم ہو گیا ۔ اسی طرح پیپلز پارٹی کے یہ نام نہاد حمایتی حالیہ ہنگاموں میں انہیں دی گئی رعایت کو ڈرامہ سمجھ رہے ہیں انہیں معلوم نہیں کہ ڈرامے کا جب ڈراپ سین ہو گا تو وہ نظر نہیں آئیں گے، نیک چلنی کے مچلکے یا معافی نامے داخل کرتے پھریں گے ۔

عبدالصمد صارم الازہری

حجاب اندر حجاب

لوگ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات حجاب اندر حجاب ہے حالانکہ انسان خود حجابات میں لپٹا ہوا ہے۔ اس کی نظروں پر طرح طرح کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور قسم قسم کی شہوتیں اس کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہیں جو اس کی بصیرت کو مکدر کرتی رہتی ہیں۔ وہ خود اندھا ہے لہٰذا اسے ذات باری تعالیٰ کے ورے پردے ہی پردے نظر آتے ہیں مگر آنکھوں والے اسے ہر جگہ جلوہ گر دیکھتے ہیں۔

آنکھوں والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

انسان کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ خود وہ اپنے آپ کو اتنا نہیں جانتا کہ اسے اس کے دوست و احباب اور دشمن جانتے ہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ ہمارے دوست بھی ہمیں اتنا نہیں جانتے جتنا کہ دشمن جانتے ہیں کیونکہ محبت دوستوں کو ہمارے ایوب سے اندھا کئے رکھتی ہے، محبت اندھی پیدا ہوئی ہے اور انسان کو اندھا ہی کر دیتی ہے۔ ہمارے بارے میں دشمن کی جو رائے ہوتی ہے وہ قریب قریب صحیح ہوتی ہے، ماں باپ اور دوست احباب کی رائے غلط ہوتی ہے اس نے جگہ جگہ اپنے جلوے بکھیر دیئے ہیں، کون کہتا ہے کہ وہ حجابوں میں ہے، چاند، سورج، ستارے چاندنی، دھوپ، چھاؤں، دریا، پہاڑ، سمندر، شجر و حجر، جمادات و حیوانات سب میں اس کا جمال چمکتا ہے مگر ضعیف البصر کی آنکھیں چوندھیا جاتی ہیں لہٰذا وہ دیکھ نہیں سکتا۔

انسان اپنے پردوں کو چاک کر کے خود اپنے اندر دیکھے تو اسے اسکا نور چمکتا نظر آئے گا۔ ان گنت رگوں سینکڑوں ہڈیوں اور سیروں گوشت پوست میں لپٹا ہوا انسان آخر رہتا کس جگہ ہے؟ کتنی گندگیوں میں لپٹا ہوا ہے کہ خود اپنی گندگی سے اس کا دماغ پھٹ جاتا ہے۔ اور طبیعت نفرت کرتی ہے، بلغم، خون، سودا، صفرا، گندے پانی اور گندے جراثیم کا یہ پوٹلا آخر کس جگہ رہتا ہے؟ اس پر کتنے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ اپنے آپ کو دیکھ ہی نہیں سکتا تو خدا کو کیسے دیکھے، لہٰذا کہہ دیتا ہے کہ ذات باری تعالیٰ حجاب اندر حجاب ہے۔ اس پر گندی رطوبتوں کے لیپ چڑھے ہوئے ہیں، اگر آنکھوں میں ذرا سا نور نہ ہوتا تو یہ اپنے ڈھانچے کو بھی نہ دیکھ پاتا اور ساری عمر اپنے مادی جسم کو بھی حجابوں میں پاتا حالانکہ اس کا یہ مادی جسم حجابوں میں نہ ہوتا، یہی حال ذات باری تعالیٰ کا ہے کہ چونکہ ہمیں وہ نور عطا نہیں کیا گیا جس سے ہم اسے دیکھ پاتے لہٰذا اسے حجابوں میں سمجھتے ہیں اور جن لوگوں کو وہ نور عطا کیا گیا ہے وہ اسے بے حجابانہ ہر جگہ جلوہ گر دیکھتے ہیں اور انہیں بھی جو حجاب نظر آتے ہیں وہ بھی انہی کے حجابات ہیں۔

اے درد ڈھونڈ آپ ہی میں مثلِ آئینہ
بیرونِ در تو اپنی کوئی راہ ہی نہیں

ہمارے نورِ بصیرت کو کہیں حقہ سگریٹ کا دھواں کالا کر رہا ہے، کہیں پان کی پیک داغ دار کر رہی ہے، کہیں تمباکو کی بدبو برباد کر رہی ہے، کہیں چائے وغیرہ کی لت اسے لت پت کر رہی ہے، کبھی شہوتِ طعام، کبھی اور دوسری شہوتیں، کبھی خواہش نام و نمود، کبھی جذبہ شہرت، کبھی غرور ریاست، کبھی حرص مال و اولاد، کبھی ہماری بد اخلاقیاں اور کبھی بے جا مصروفیتیں الغرض اس آئینے پر مختلف خرابیوں کا ہر وقت دھاوا رہتا ہے اور ہمارا نور بے نور ہو کر رہ جاتا ہے تو خدا کیسے دکھائی دے، آئینہ دل کو جلا دو تو وہ تمہیں صاف جلوہ گر نظر آتے ہیں۔

قلب انسانی اللہ کا گھر ہے، وہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا مگر ہمارے دل میں سما سکتا ہے یہ کعبہ و قبلہ بیت اللہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے،

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

خانۂ خدا کو صاف شفاف رکھو تو وہ اس میں متمکن رہیں گے ورنہ شیطان گھر بنا لے گا اور طرح طرح کے بت آباد ہو جائیں گے، کوئی سگریٹ کی صورت میں ہوگا، کوئی پان کی، تو کوئی زر، زمین، زن کی شکل میں ہوگا اور سب سے بڑا بت ہماری انا ہے، اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

سب سے بڑا حجاب ہم خود ہیں اور ہمارے اندر طرح طرح کے حجاب ہیں۔ اندھے آدمی کو کچھ دکھائی نہیں دیتا حالانکہ ساری اشیاء بے حجاب اس کے سامنے ہوتی ہیں، پردے تو اس کی بصارت پر پڑے ہوئے ہیں یا اس کی آنکھیں بے نور ہوتی ہیں، اشیاء ساری کی ساری منور ہوتی ہیں، یہی حال ان دھریہ اور بے دینوں کا ہے کہ ان کی بصیرت اندھی ہوتی ہے لہٰذا وہ خدا کو نہیں دیکھ سکتے حالانکہ وہ تو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہے۔ چونکہ انہیں خدا دکھائی نہیں دیتا لہٰذا وہ اس کی ہستی سے انکار کر دیتے ہیں مگر کیا کوئی نابینا وجود اشیاء کے انکار کرنے میں حق بجانب ہو سکتا ہے؟ اگر وہ انکار بھی کرے تو اشیاء کے وجود پر اس کے انکار کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو بہر حال موجود ہیں۔ اس نے نہیں دیکھا لہٰذا وہ انکار کرتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے تو اس کا انکار بیکار ہے۔ ہم رات دن بہت سے حقائق کا انکار کرتے رہتے ہیں مگر وہ تو ہوتی ہیں معدوم نہیں ہو جاتیں اور جن لوگوں نے ان حقائق کو پا لیا ہے وہ انہیں دیکھتے ہیں۔ نہ دیکھ سکنے والوں کے لئے حقائق حجاب میں ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے بے حجاب ہیں۔ اسی طرح مولا تعالیٰ بے حجاب ہیں، فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہ۔

از قلم ابو عمار زاہد الراشدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جماعتی انتخابات کے سلسلہ میں ضروری ہدایات

حضرت الامیر نے جماعتی انتخابات کا نظام الاوقات تبدیل فرما دیا

حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ نے ایک خصوصی حکم کے تحت جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی اور انتخابات کے نظام الاوقات میں درج ذیل ترمیم فرما دی ہے۔

○ — ابتدائی انتخابات اور رکن سازی کا باقی ماندہ کام جمادی الاخریٰ کے اختتام تک مکمل کر لیا جائے گا۔

○ — ضلعی انتخابات رجب اور شعبان کے دوران کرائے جائیں گے۔

○ — صوبائی انتخابات شوال المکرم کے پہلے عشرہ میں اور مرکزی انتخابات آخری عشرہ میں منعقد کئے جائیں گے۔

○ — مرکزی انتخابات کے موقع پر لاہور میں دو روزہ کل پاکستان نظام مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوگی جو جمعیت کی شاندار روایات کی آئینہ دار ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت الامیر مدظلہٗ نے ملک بھر میں تمام کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جوش و خروش سے رکن سازی و جماعتی انتخابات مکمل کر لیں اور نظام مصطفیٰ کانفرنس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔

○ — ڈویژنل الیکشن کمیٹیوں کی فہرست ترجمان اسلام کی ۱۳ اپریل کی اشاعت میں شائع ہو چکی ہے ان میں ہر کمیٹی کے اول الذکر رکن اس کمیٹی کے سربراہ ہیں وہ باقی دوستوں سے فوری طور پر رابطہ قائم کر کے ضلعی جمعیتوں اور ضلع و تحصیل صدر مقامات کے جمعیتوں کے انتخابات کی نگرانی کا نظام وضع کر لیں۔

○ — جمعیۃ علماء اسلام کا دستور ایک بار پھر ترجمان اسلام کے صفحات پر شائع کیا جا رہا ہے۔ تمام حضرات بغور مطالعہ فرما لیں اور رکن سازی و جماعتی انتخابات کے تمام عمل میں دستور کی پابندی کا بطور خاص خیال رکھیں۔

دستور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

دفعہ ۱

اس جمعیۃ کا نام "کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام" ہوگا اس کا مرکزی دفتر لاہور میں اور صوبائی دفاتر صوبوں کے صدر مقامات میں ہوں گے۔ یا جہاں صوبائی مجلس عمومی طے کریں گی۔

دفعہ ۲

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں گے:۔

الف:۔ علماء اسلام کو ایک مرکز پر مجتمع کر کے اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لیے منظم جدوجہد کرنا اور اس مقصد کے لیے علماء دین کی رہنمائی میں مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو جمع کرنا۔

ب:۔ اسلام اور مرکز اسلام یعنی جزیرۃ العرب اور شعائر اسلام کی حفاظت کرنا۔

(۲) قرآن مجید و احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی روشنی میں نظام حیات کے تمام شعبوں سیاسی، مذہبی، اقتصادی، معاشی اور ملکی معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی اور اس کے موافق عملی جدوجہد کرنا۔

(۳) پاکستان میں صحیح حکومت اسلامیہ برپا کرنا اور اسلامی عادلانہ نظام کے لیے ایسی کوشش کرنا جس سے باشندگان پاکستان ایک طرف انسانیت کش سرمایہ داری اور دوسری طرف الحاد آفرین اشتراکیت کے مضر اثرات سے محفوظ رہ کر فطری معاشرتی نظام کی برکتوں سے مستفید ہو سکیں۔

(۴) مملکت پاکستان میں ایک ایسے جامع اور ہمہ گیر نظام تعلیم کی ترویج و ترقی کے لیے سعی کرنا جس سے مسلمانوں میں خشیت الٰہی خوف آخرت اور پابندی ارکان اسلام کے علاوہ فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

(۵) مسلمانان پاکستان کے دلوں میں جذبہ جہاد فی سبیل اللہ، ملکی دفاع استحکام اور سالمیت کے لیے جذبہ ایثار پیدا کرنا۔

(۶) مسلمانوں میں مقصد حیات کی وحدت، فکر و عمل کی یگانگت اور اخوت اسلامیہ کو اس طرح ترقی دینا کہ ان سے صوبائی، علاقائی، لسانی اور نسلی تعصبات دور ہوں

(۷) مسلمانان عالم سے اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں مستحکم روابط کا قیام۔

(۸) تمام محکوم مسلم ممالک کی حریت واستقلال اور غیر مسلم ممالک کی مسلم اقلیتوں کی باعزت اسلامی زندگی کے لیے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۹) مختلف اسلامی اداروں، مثلاً مساجد، مدارس کتب خانوں اور دارالیتامیٰ کی حفاظت اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا۔

(۱۰) تحریر وتقریر اور دیگر آئینی ذرائع سے باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی، مخرب اخلاق اور مخالف اسلام کارروائیوں کی روک تھام کرنا۔

دفعہ ۳

شرائط رکنیت

ہر بالغ مسلمان (مرد اور عورت) جمعیۃ علماء اسلام کا رکن بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ

الف: وہ جمعیۃ کے اغراض ومقاصد سے متفق ہو

ب: سہ سالہ مدت کے لیے ایک روپیہ فیس رکنیت ادا کرے۔

ج: جماعتی نظم ونسق کی پابندی اور پروگرام کو کامیاب بنانے کا عہد کرے۔

د: فارم رکنیت پر کرے یا بوقت ضرورت امیر جمعیۃ کی اجازت سے ممبری کے رجسٹر پر دستخط کرے

دفعہ ۴

تشکیل

۱۔ جمعیۃ علمائے اسلام کی ایک مرکزی تنظیم ہوگی جس کے تحت تمام صوبائی جمعیتیں ہوں گی۔

۲۔ صوبائی جمعیتوں کی تنظیم حسب ذیل صورت میں ہوگی۔

الف: ابتدائی جمعیۃ، ضلعی جمعیۃ اور صوبائی جمعیۃ

نوٹ: ضلعی جمعیۃ حسب ضرورت ذیلی تنظیمیں بنا سکتی ہے۔

ب: جمعیۃ کی ہر تنظیم کے لیے اسی سطح پر رضا کاروں کا ایک نظام "انصار الاسلام" کے نام سے ہوگا۔

(۳) مرکزی اور صوبائی جمعیتوں کے عہدیدار درج ذیل ہوں گے۔

امیر ۱

نائب امیر ۴

ناظم عمومی ۱

ناظم ۴

خازن ۱

سالار ۱

اس کے علاوہ ماتحت جمعیتوں کے لیے نائب امیر اور ناظم کا عہدہ ضروری نہیں ہوگا البتہ بوقت ضرورت دو تک رکھ سکتی ہیں

۴۔ ہر جمعیۃ کے لیے تین مجلسیں ہوں گی۔

(۱) مجلس عمومی (۲) مجلس شوریٰ (۳) مجلس عاملہ

دفعہ ۵

مجالس عمومی جمعیۃ علماء اسلام

الف: جمعیۃ علماء اسلام کا فارم رکنیت پر کرنے والے تمام ارکان ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کے ارکان ہوں گے۔ اور ہر ماتحت جمعیۃ سے بالائی جمعیۃ کے لیے منتخب نمائندوں پر مشتمل اس جمعیۃ کی مجلس عمومی ہوگی۔

ب: ابتدائی جمعیۃ کے ہر دس ارکان پر ایک رکن ضلعی جمعیۃ کے لیے ضلع کے ہر دس ارکان پر ایک رکن صوبائی جمعیۃ کے لیے اور صوبائی جمعیۃ کے ہر پانچ ارکان پر ایک رکن مرکزی جمعیۃ کے لیے بطور رکن مجلس عمومی منتخب ہوگا۔

دفعہ ۶

مجالس شوریٰ

ہر جمعیۃ کا امیر اپنی مجلس عمومی ہی سے چند صائب الرائے حضرات کو اپنے مشورہ کے لیے نامزد کرے گا۔ جن کی تعداد بشمولیت عہدیداران زیادہ سے زیادہ ۳۱ سے ۴۵ تک ہوگی۔

دفعہ ۷

مجلس عاملہ

ہر جمعیۃ کی مجلس عاملہ اس کے عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ ۸

الف: ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کیلئے کم از کم دس ارکان ضروری ہوں گے۔ خواہ چند گاؤں کو ملا کر ہی جمعیۃ تشکیل دی جائے۔

ب: ضلعی سطح پر جمعیۃ کے قیام کے لیے ضروری ہوگا کہ اس ضلع میں کم از کم پانچ ابتدائی جمعیتیں موجود ہوں۔ ورنہ ابتدائی جمعیتوں کا الحاق براہ راست صوبہ کے ساتھ ہوگا۔

ج: امیر جمعیۃ مجلس عمومی کے منتخب ارکان کے علاوہ (ابتدائی جمعیۃ کے سوا) ہر سطح پر اپنے اختیار سے مجلس عمومی کے لیے اتنے ممبر نامزد کر سکے گا۔ جو کل منتخب ممبروں کے دسویں حصہ سے زیادہ نہ ہوں، مگر نامزد ارکان انتخاب میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

د: ہر جمعیۃ کا امیر ماتحت جمعیۃ کے عہدہ داروں اور ارکان کے خلاف حسب ضرورت کارروائی کر سکتا ہے اور اس فیصلہ کے خلاف اپیل ایک ماہ کے اندر امیر بالا کے پاس کی جا سکتی ہے۔

ھ: کوئی جمعیۃ اگر ضروری سمجھے تو ملک یا علاقہ کے سربرآوردہ علماء وصلحاء میں سے ایک یا اس سے زائد حسب ضرورت سرپرست مقرر کر سکتی ہے۔ جن سے غیر معمولی امور میں مشورہ کیا جا سکے۔ اور یہ سرپرست اس سطح کی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے رکن متصور ہوں گے۔

و: ہر جمعیۃ کی مجلس عمومی سب سے پہلے امیر کا انتخاب کرے گی۔ اس کے بعد باقی عہدیداروں کا لیکن ان کا انتخاب امیر کی منظوری پر ہی حتمی متصور ہوگا۔

ی: ہر سطح پر جمعیۃ کی مجلس عمومی کا کوئی بھی رکن کسی بھی عہدیدار کے خلاف ایک تہائی ارکان کے دستخطوں کے ساتھ عدم اعتماد کی تحریک پیش کر سکتا ہے۔ البتہ اس کی منظوری دو تہائی ارکان کی اکثریت سے ہوگی۔

دفعہ ۹

تمام تشکیلات میں جدید انتخاب کے وقت مجلس عمومی کا اجلاس سابق امیر یا ان کی عدم موجودگی میں عارضی صدر کی صدارت میں شروع ہوگا۔ اور جدید امیر کے انتخاب کے بعد تمام کارروائی ان کی صدارت میں ہوگی۔

دفعہ ۱۰

مجلس عمومی کے فرائض واختیارات

الف: ہر جمعیۃ کی مجلس عمومی اس جمعیۃ کی سب سے بڑی طاقت ہوگی۔

ب: مجلس عمومی کے سامنے مجلس عاملہ و مجلس شوریٰ جواب دہ ہوں گی۔ اور اس کے فیصلے سب پر حاوی ہوں گے۔

ج: مرکزی مجلس عمومی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی انجام دہی کے لیے مؤقف پالیسی اور طریق کار متعین کرے گی۔

د: مرکزی مجلس عمومی ہی دستوری دفعات کے وضع کرنے اور اس میں ترمیم و تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

ھ: مجالس کے فیصلے سادہ اکثریت کے ساتھ ہوں گے۔ البتہ دستوری دفعات ترمیم و تنسیخ کے لیے مرکزی مجلس عمومی کے ۲/۳ ارکان کی اکثریت لازمی ہوگی

و: مجلس عمومی جمعیۃ کے بجٹ کا اجراء کرے گی۔ اور سال گزشتہ کے حسابات کی منظوری دے گی۔

دفعہ ۱۱

فرائض واختیارات مجلس شوریٰ

الف: مجلس شوریٰ پیش آمدہ معاملات میں اپنے امیر کی مشیر ہوں گی۔

ب: مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر جب چاہے گا بلا سکے گا، البتہ چھ ماہ میں ایک بار ہونا ضروری ہے۔

ج: امیر مجلس شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی یوم انتخاب سے ۱۵ دن کے اندر کریں گے۔ اور یہ نامزدگی تین سال کے لیے ہوگی۔

د: مجلس شوریٰ کے ارکان پر لازم ہوگا کہ وہ مجلس کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔ اگر کوئی رکن مجلس شوریٰ کے مسلسل تین اجلاسوں میں شریک نہ ہوگا تو امیر اس کو عذر پیش کرنے کا موقع دے گا اور معقول عذر پیش کرنے کی صورت میں اس کا نام خود بخود رکنیت سے خارج ہو جائے گا۔

دفعہ ۱۲

فرائض واختیارات مجلس عاملہ!

جمعیۃ کے پروگرام کی تکمیل اور اس کی پالیسی و ماتحت جمعیتوں کی کارکردگی کی نگرانی۔

دفعہ ۱۳

امیر کے فرائض واختیارات

الف: جمعیۃ علماء اسلام کا امیر پورے نظام کا قائد اور نگران ہوگا۔

ب: امیر مجلس عمومی، مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا۔ اور ان کی عدم موجودگی میں نائب امیر یہ فرائض انجام دے گا۔ اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امیر اور نائب امیر موجود نہ ہو اور اجلاس باضابطہ بلایا گیا ہو تو ایسی صورت میں مجلس حاضرین میں سے کسی کو اجلاس کی صدارت کے لیے منتخب کرکے اجلاس جاری رکھے گی۔ مگر بعد میں فیصلوں کی توثیق امیر سے کرانی ہوگی۔

ج: امیر اپنی علالت یا غیر موجودگی میں عارضی طور پر کسی نائب امیر کو اپنا قائمقام نامزد کرے گا جو کہ امارت کے فرائض انجام دے گا۔

د: اگر کسی وقت امیر کے استعفیٰ یا کسی دوسری وجہ سے عہدہ امارت خالی ہو تو نائب امیر اوّل تا انتخاب امیر قائم مقام امیر شمار ہوگا۔ اس صورت میں امیر کا انتخاب چھ ماہ کے اندر ضروری ہوگا۔

ھ: امیر اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے گا۔ اور وہ تمام اہم معاملات جو مختلف فیہا ہو سکتے ہیں۔ یا جن سے جمعیۃ کی پالیسی پہ اثر پڑ سکتا ہے۔ مجلس شوریٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔

و: امیر کے اختیارات میں مندرجہ ذیل امور بھی شامل ہوں گے۔

و۔ معاملات کو مجلس شوریٰ میں پیش کرنا اور بعد از بحث ان کے متعلق فیصلہ دینا۔

جو معاملات مجلس شوریٰ میں مختلف فیہا ہوں گے۔ ان میں آخری فیصلہ امیر کی صوابدید پر ہوگا۔

کسی ماتحت جمعیۃ کو توڑنا یا الحاق کرنا۔

جمعیۃ کی تمام املاک کی حفاظت اور جمعیۃ کے مفاد کے لیے ان میں تصرف۔

جمعیۃ کے بیت المال کو جمعیۃ کے مفاد کے لیے صرف کرنا۔

مجلس شوریٰ کے ارکان کو حسب دستور نامزد کرنا۔

بعض اہم مسائل میں مجلس شوریٰ کی بحثوں میں بعض غیر ممبر حضرات کو شرکت کی دعوت دینا جو متعلقہ مسائل میں خاص بصیرت رکھتے ہوں۔

کسی ماتحت امیر، عہدیدار، رکن مجلس شوریٰ یا رکن جمعیۃ کو معزول کرنا جو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد میں وفادار ثابت نہ ہوں۔

اہم امور میں اپنی صوابدید کے مطابق کسی سے خط و کتابت یا گفت و شنید کرنا اور ان کے بارے میں کوئی اعلان جاری کرنا۔

نظماء و عمال دفتر کے کام کی نگرانی کرنا اور شکایتوں کی سماعت کرنا۔

نائبین امیر میں حسب صوابدید فرائض کو تقسیم کرنا۔

اگر کسی مقام کے عہدیدار جمعیۃ کے امور میں سستی اور کاہلی سے کام لیں اور بالائی جمعیۃ کی ہدایت کی پرواہ نہ کریں تو ایسی صورت میں امیر بالا کام چلانے کی غرض سے دوسرے قائمقام عہدیداروں کی نامزدگی کر سکتے ہیں۔

ماتحت امراء اگر کسی معاملہ میں مجلس شوریٰ کی اکثریت کے خلاف فیصلہ دیں تو ان کو

اس کی منظوری امیر بالا سے حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

نائب امیر سپرد شدہ امور کو سرانجام دے گا اور امیر کی عدم موجودگی میں اس کے نامزد کرنے پر قائم مقام امیر ہوگا۔

ایک سے زیادہ نائب امیر ہونے کی صورت میں امیران میں درجات قائم کرے گا۔

دفعہ ۱۴

ناظم عمومی کے فرائض و اختیارات

ناظم عمومی جمعیتہ کی طرف سے طے شدہ امور پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوگا۔ اور ماتحت جمعیتوں کی عملی کارکردگی کی دیکھ بھال کرے گا۔ اس کے ساتھ مندرجہ ذیل امور بھی ناظم عمومی کے فرائض میں شامل ہوں گے۔

ماتحت جمعیتوں کو فیصلوں کی اطلاع دینا دفتر اور اس سے متعلق تمام کاغذات کو باقاعدگی سے رکھنا۔

تمام فیصلوں کا ریکارڈ رکھنا اور امیر سے ان کی توثیق کرانا مجالس کے اجلاس کے لیے امیر کی ہدایت کے مطابق حسب ضابطہ ہپیش نامہ جاری کرنا۔

دفتر کے عملہ اور ملازمین کی نگرانی کرنا۔

ناظم عمومی کو تنخواہ دار ملازمین کے تقرر و تنزل تعطل و برخاستگی اور رخصت وغیرہ کا اختیار ہوگا۔ اور اس کی توثیق امیر سے کرائی جائے گی۔

مختلف شعبہ جات بمشورہ امیر تحریراً ناظموں میں تقسیم کرنا اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔

حسب ضرورت مختلف شعبہ جات کے انچارج مقرر کرنا اور تحریراً ان کے فرائض متعین کرنا۔

ماتحت ملازمین اور کارکنوں میں تقسیم کار اور ان کے کاموں کی نگرانی رکھنا۔

تمام ماتحت مجالس کی نگرانی کرنا اور ان کی کارگزاری سے امیر کو مطلع کرنا۔

دفعہ ۱۵

نظماء کے فرائض و اختیارات

الف: اگر ناظم ایک سے زائد ہوں تو ان میں درجات کی ترتیب ہوگی جس کا تعین ناظم عمومی کریں گے۔

ب: ناظم سپرد شدہ ذمہ داریوں کو سرانجام دے گا۔ اور ناظم عمومی کی عدم موجودگی میں ان کی طرف سے نامزدگی کی صورت میں قائم مقام ناظم عمومی کے فرائض سرانجام دے گا۔

دفعہ ۱۶

انتخابات کے لیے ضروری قواعد

الف: تمام ابتدائی جمعیتوں میں اراکین کی فہرست رجسٹر میں درج ہوگی اور ضلع میں بھی تمام ماتحت جمعیتوں اور ان کے ممبروں کے نام کا رجسٹر ہوگا۔

ب: فارم رکنیت کا ایک پرت جس پر مختصراً اغراض مقاصد درج ہوں گے۔ پُر کر کے ممبر کو دیا جائے گا۔ دوسرا پرت ضلعی جمعیۃ کو بھیجا جائے گا اور تیسرا پرت صوبائی جمعیۃ کی وساطت سے مرکز کو بھیجا جائے گا۔ فارم کے ہر پرت پر اس کی تصریح درج ہوگی۔

ج: امراء مجلس شوریٰ نامزد کرتے وقت خیال رکھیں گے کہ ان کی مجلس شوریٰ میں ضلع میں ۱/۴ علماء دین صوبہ میں ۱/۳ علماء اور مرکز میں ۱/۳ حصہ علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔ اگر کسی ضلع میں علماء کی تعداد میں کمی ہو تو اس کیلئے مرکز سے خصوصی اجازت حاصل کی جاسکتی ہے۔

تشریح

عالم دین سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں یا کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو۔ اگر ضرورت پڑے تو ثبوت کے لیے سند فراغت یا کسی ایسے عالم دین کی تصدیق کافی ہوگی جو جمعیۃ کا ممبر ہو اس کے بغیر بھی شہرت اور عام مقبولیت کی بنا پر امیر بطور خود تصدیق کر سکے گا۔

د: بڑے شہروں، ضلع اور صوبہ کی سطح پر انتخابات کے لیے انتخاب سے کم از کم پندرہ دن پہلے تاریخ کا تعین ضروری ہے۔ جس کی اطلاع بذریعہ خطوط و اخبارات کرنی ہوگی۔

ہ: امیر خواہ مرکزی ہو یا ماتحت اس کے انتخاب کے لیے درج ذیل اوصاف کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

و: ۱۔ اپنے حلقہ میں ممتاز شخصیت کا مالک ہو۔

ملکی حالات سے واقف ہو۔

علمی و عملی و اخلاقی اوصاف اور امانت دیانت، ایثار اور استقامت کی وجہ سے اپنے فرائض باحسن وجوہ انجام دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔

نیز اراکین مجلس شوریٰ میں بھی ان اوصاف بالا کا اسی طرح لحاظ رکھا جائے گا۔ کہ یہ ارکان ان اوصاف میں دوسرے رفقاء سے ممتاز ہوں۔

ی: عہدیداروں مجلس شوریٰ کے ارکان بلکہ عام ارکان کے لیے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بے نماز نہ ہوں اور دیگر احکام شرعیہ کی بھی پابندی کرتے ہوں یا آئندہ کے لیے اس کا عہد کریں۔

نصاب

تمام مجالس عمومی و مجالس شوریٰ کے لیے کم از کم ۱/۳ ارکان کی حاضری ضروری ہے۔ ملتوی شدہ اجلاس کے لیے یہ شرط نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۷

ایک دفعہ انتخابات مکمل ہوجانے کے بعد پھر ہر تین سال بعد انتخاب ہوں گے۔ جن کی تفصیل اس طرح ہوگی۔

ہر تیسرے سال کے رجب سے لے کر آخری ذوالحجہ تک ممبر سازی ہوگی۔

محرم، صفر اور ربیع الاوّل میں ابتدائی و ضلعی انتخابات مکمل کرکے تمام نمائندوں کی اطلاع مرکزی دفتر کو دی جائے گی۔

ربیع الثانی میں صوبائی عہدیداروں اور مرکزی مجلس عمومی کے نمائندوں کا چناؤ عمل میں آئے گا۔

جمادی الاخریٰ میں مرکزی انتخابات مکمل ہو جائیں گے۔

امیر مرکزیہ حسب ضرورت اس شیڈول میں چھ ماہ تک توسیع کرسکتے ہیں۔

دفعہ ۱۸

اگر کوئی جمعیۃ مقررہ وقت کے اندر بالائی جمعیۃ کے لیے نمائندوں کے چناؤ سے قاصر رہے تو امیر بالا کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے اسی جمعیۃ کے نمائندے نامزد کرے۔

دفعہ ۱۹

الف: مرکزی اور صوبائی مجالس عمومی کا اجلاس کم از کم سال میں ایک دفعہ منعقد ہونا ضروری ہے

ب: مجلس عمومی کے معمولی اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے کم از کم ایک ماہ قبل اور خصوصی اجلاسوں کے انعقاد سے کم از کم دس دن قبل ناظم عمومی ہر رکن کے پاس تحریری اطلاع نامے بھیجے گا جس میں وقت مقام اجلاس تاریخ اور پیش نامہ (ایجنڈا) درج ہوگا۔

ج: اگر ۱/۳ ارکان کے دستخطوں سے انعقاد اجلاس کا تحریری مطالبہ ناظم عمومی کے پاس بھیجا جائے تو جمعیۃ کا خصوصی اجلاس طلب کر لیا جائے گا۔ اس اجلاس کا پیش نامہ تاریخ اجلاس سے کم از کم دس دن قبل جاری ہو جائے گا۔ البتہ ہنگامی اجلاس میں اگر امیر جمعیۃ چاہے تو کم مدت میں بھی اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وقت اگر اسی کی گنجائش نہیں رکھتا تو مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا کر فیصلہ کیا جائے گا جس کی منظوری بعد میں مجلس عمومی کے کسی اجلاس سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

د: اگر کوئی رکن کوئی تجویز پیش کرنا چاہے تو اسے ناظم عمومی کے پاس دس دن قبل مع عبارت تجویز پیش کرنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے۔

دفعہ ۲۰

نظم مبلغین

چونکہ جمعیۃ کا اہم مقصد ترویج و اشاعت دین اسلام ہے جو کہ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد میں درج ہے۔ اس لیے جمعیۃ ہر ضلع میں اپنے مبلغین مقرر کر سکتی ہے۔ اور ان کا تقرر جو جمعیۃ کرے گی وہی ان کے اخراجات اور نگرانی کی ذمہ دار ہوگی۔

فرائض مبلغین

مبلغین جماعت کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اور دینی احکام کی ترویج و اشاعت کے لیے مفوضہ علاقہ کا دورہ کریں گے۔ ان کا پروگرام متعلقہ جمعیۃ مشورہ سے طے کرے گی۔ مبلغین جمعیۃ کی مالی امداد کے لیے عامۃ المسلمین کو ترغیب دیں گے۔ ماہانہ چندہ وغیرہ مقرر کر کے ان کی فہرست متعلقہ جمعیۃ کے سپرد کریں گے۔

مبلغین اور ملازمین کا حسب ضرورت جمعیۃ کے زیر اثر حلقہ میں تبادلہ بھی ہو سکے گا۔ کسی ملازم کو اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہوگی

تمام مبلغین کے پروگرام ضلعی اور صوبائی دفتر میں بھیج دیئے جائیں گے اور ہر ماہ پوری کارگزاری ۵ تاریخ تک صوبائی دفتر میں پہنچ جانی چاہیے

دفعہ ۲۱

فرائض و اختیارات ماتحت مجالس و عہدیداران

ماتحت مجالس کو اپنے مقامی مصارف کے لیے ماہانہ، ہنگامی سالانہ اور یکمشت چندہ جمع کرنے کا حق حاصل ہوگا مگر یہ چندہ ان رسید بکوں پر وصول کیا جائے گا جو مرکزی دفتر کی طرف سے جاری ہوں گی۔

ہر جمعیۃ کے پاس اندراج حسابات و دیگر ضرورت کے لیے درج ذیل رجسٹروں اور فائیلوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) رجسٹر آمد و خرچ
(۲) رجسٹر اندراج ممبران
(۳) رجسٹر اندراج ماہانہ چندہ
(۴) رجسٹر اندراج خط و کتابت
(۵) رجسٹر کارروائی مجالس
(۶) فائیل برائے نقول و ریکارڈ خط و کتابت
(۷) رجسٹر برائے کٹنگ اخبارات
(۸) رجسٹر برائے اندراج اشیاء مملوکہ
(۹) رجسٹر چارج جس میں سابق ناظم سے چارج لے کر اشیاء کا اندراج کیا جائے۔
(۱۰) فائیل برائے ریکارڈ اخباری بیانات۔
(۱۱) فائیل برائے رسیدات اخراجات۔
(۱۲) رجسٹر برائے معائنہ جس میں بالائی جمعیۃ کے عہدیدار کے معائنہ کے بعد تاثرات کا اندراج کریں گے۔

جدید ناظم چارج لیتے وقت جو اشیاء وصول کرے اس کی ایک نقل بالائی جمعیتوں کو بھیج دے گا۔ ہر جمعیۃ اپنے سے بالا دفتر کو ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ارسال کرے گی اور اسی طرح جمعیۃ اختتام سال پر ایک روئیداد مرتب کر کے صوبائی دفتر کو روانہ کرے گی جس میں سال بھر کی کارگزاری کل آمد و خرچ اور دوران سال تبلیغی کاموں کی کیفیت اور اس کے نتائج درج ہوں

ہر مقامی محاسب جمعیۃ کے حسابات کی پڑتال کر کے ہر تین ماہ کے بعد رپورٹ مرتب کر کے اپنے بالا دفتر میں روانہ کرے گا۔ حسابات کا آغاز یکم محرم سے ہوگا۔

کوئی خازن دستور کے خلاف نہ خود رقم خرچ کر سکتا ہے۔ نہ ہی کسی کو رقم خرچ کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ جب تک اس کے مجاز ہونے کی قانوناً تصدیق نہ ہو جائے۔

ماتحت مجالس اپنی اپنی مجلس عمومی میں ایسے ذیلی قوانین وضع کر سکتی ہیں جن سے جمعیۃ کے کام کو خوش اسلوبی سے چلایا جا سکے۔ بشرطیکہ دستور جمعیۃ کی کسی دفعہ پر اثر انداز نہ ہوں۔

دفعہ ۲۲

شعبہ مالیات

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کی آمدنی کی مدات حسب ذیل ہوں گی۔

الف: ابتدائی فیس رکنیت

ب: خصوصی عطیات

ج: ماہانہ و سالانہ چندہ جو کم از کم ایک روپیہ ماہانہ تک ہو سکتا ہے۔

د: وہ آمدنی جو کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا کسی سامان کی فروخت یا اس کے کرایہ سے وصول ہو۔

ز : وہ آمدنی جو جمعیۃ کے کسی خاص اجلاس کے سلسلہ میں وصول ہو۔

و : زکوٰۃ اور عشر اور دیگر صدقات واجبہ، قیمت چرم ہائے قربانی۔

ہ : ہنگامی چندہ۔

دفعہ ۲۳

مالیات کی وصولی اور اس کی حفاظت کا انتظام،

الف :۔ ہر درجہ کی جمعیۃ آمدنی کے ذرائع پہ غور کرے گی۔

ب : آمدنی کی وصولی کے لیے مناسب انتظام کرے گی اور اس کے لیے محصل بھی مقرر کر سکے گی۔

ج : ہر بالائی جمعیۃ اپنی ماتحت جمعیۃ کی مالی حیثیت کے لحاظ سے بالائی جمعیۃ کے لیے کوئی رقم ماہوار یا سالانہ مقرر کرے گی۔ اور اس سلسلہ میں بالائی امیر کی بات قطعی تصور کی جائے گی۔

د :۔ امدادی رقوم مرکزی جمعیۃ کی رسیدات پر وصول کی جائیں گی۔ اور یہ رسیدات ہر بالائی جمعیۃ کی وساطت سے ماتحت جمعیتوں کو ملیں گی اور بالائی جمعیۃ پر ان کی نگرانی واپسی کی ذمہ داری ہوگی۔

ہ :۔ حاصل شدہ رقوم میں سے ابتدائی ممبری کی فیس، عشرہ، زکوٰۃ، نذر اور چرم قربانی کی رقوم براہ راست مرکزی بیت المال کو بھیجی جائیں گی جہاں امیر مرکزیہ مجلس عاملہ کے مشورے سے شرعی ہدایات کی روشنی میں صرف کریں گے۔

و : اگر کوئی جمعیۃ کسی اجلاس یا ہنگامی ضرورت کے لیے چندہ جمع کرکے صرف کرے تو اس کا حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں باضابطہ درج کرے گی۔ اور ہنگامی چندہ کی ضرورت سے بچ کر جانے والی رقم میں نصف رقم بالائی جمعیتوں کو برابر تقسیم کرنا ہوگا۔

دفعہ ۲۴

مدات مصارف

الف :۔ ابتدائی جمعیتیں اپنے پاس جمع شدہ رقوم کو ترویج اغراض و مقاصد میں صرف کریں گی۔ جس کا باضابطہ حساب آمد و خرچ کے رجسٹر میں درج کرنا ہوگا۔ اور اخراجات کی باقاعدہ رسیدوں کا ایک الگ فائیل میں ریکارڈ رکھنا ہوگا۔ آمد و خرچ کا حساب ہر تین ماہ بعد پانچ تاریخ تک ضلعی دفتر کو بھیجنا ضروری ہوگا۔ ضلعی جمعیۃ آمد و خرچ کا سہ ماہی گوشوارہ ہر تیسرے ماہ کی دس تاریخ تک صوبائی دفتر کو اور صوبائی جمعیۃ ۱۵ ار تاریخ تک مرکزی دفتر کو ارسال کر دے گی۔

ب :۔ کسی جمعیۃ کا کوئی عہدیدار اگر اپنے حلقہ میں جماعتی مقاصد کے لیے سفر کرے تو اس کے اخراجات سفر اسی جمعیۃ کے خزانہ سے ادا ہوں گے۔

ج :۔ ناظم عمومی مرکزی مبلغ پندرہ سو روپے تک یک مشت اور ناظم عمومی صوبائی پانچ سو روپے یک مشت اپنے دستخطوں سے صرف کر سکتے ہیں۔ اس سے زائد رقم کے لیے امیر سے اجازت لینا ضروری ہوگی۔

دفعہ ۲۵

شعبہ نشر و اشاعت

جمعیۃ کے لٹریچر، اغراض و مقاصد، طریق کار، احکام و ہدایات اور خبروں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کے لیے نشر و اشاعت قائم ہوگا جس کے لیے گوشوارہ (بجٹ) میں رقم مخصوص کی جائے گی۔ یہ شعبہ مستقل ایک ناظم کے تحت ہوگا۔ اس شعبہ کے ذمہ دار اخبارات و رسائل جاری کرنا جمعیۃ کے لٹریچر شائع کرنا ملکی جرائد کو ہمنوا بنا کر جمعیۃ کے تبلیغی اور اصلاحی مقاصد میں ان کی حمایت حاصل کرنا ہوگا۔ نفاذ آئین اسلامی کے راستہ میں جو رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہوں ان کی نشاندہی کرنا اور رائے عامہ کو ہموار کرنے میں پوری کوشش کرنا۔ اس شعبہ کے اہم مقاصد ہوں گے

دفعہ ۲۶

نظم دفتر

دفتر کے لیے ایک مستقل ناظم ہوگا جس کی تحویل میں دفتر کا تمام اثاثہ ہوگا اور اس کے ذمہ مندرجہ ذیل امور ہوں گے۔

آمدہ خطوط و کاغذات کا وصول کرنا مشورہ طلب امور کا مشورہ کے بعد جواب لکھنا ضروریات دفتر کی خرید، مطبوعات کی تقسیم، رقوم کی وصولی خزانہ میں جمع کرنا اور امیر اور ناظم عمومی کی اجازت سے حسب ضرورت خزانہ سے رقوم نکلوانا واردین و صادرین کی خدمت اور ان کی مطلوبہ معلومات بہم پہنچانا، ماتحت مجالس اور عہدیداروں سے رابطہ قائم رکھنا، جمعیۃ کی کارکردگی میں کسی کی سستی نظر آئے تو متعلقہ عہدیدار کو اس کی اطلاع دینا، جمعیۃ کے عملہ کی نگرانی اور مشاہرات کا تقسیم کرنا، ہدایات اور احکام کو اپنی نگرانی میں تحریر کرا کے متعلقہ اشخاص تک پہنچانا اخبارات اور مذہبی و سیاسی جماعتوں سے رابطہ رکھنا۔

دفعہ ۲۷

تنظیم انصار الاسلام

رضاکارانہ تنظیم جماعتوں کی روح تصور کی جاتی ہے۔ اس لیے نظام اسلام کو بروئے کار لانے کے لیے انصار الاسلام کی تنظیم بے حد لازمی ہے جس کے لیے درج ذیل ضوابط طے کئے گئے ہیں۔

(۱) ہر مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ، مستعد اور باہمت نوجوان انصار الاسلام کا فارم پُر کرنے پر جمعیۃ کا ابتدائی رکن متصور ہوگا۔

(۲) انصار الاسلام کا نظام جمعیۃ کے تحت ہوگا۔ البتہ سالار اعظم اپنا خاص نظام تربیت بنا سکے گا۔ جس کی منظوری امیر مرکزیہ بشمول مجلس شوریٰ سے ضروری ہوگی۔

(۳) انصار الاسلام کے عہدیدار حسب ذیل ہوں گے۔

سالار اعظم :۔ کل پاکستان تنظیم کا انچارج

سالار اعلیٰ :۔ صوبائی تنظیم کا انچارج۔

سالار ضلع :۔ ضلعی تنظیم کا انچارج۔

ہمارا موقف محبت پیار اور اتحاد کا ہے۔ مولانا مفتی محمود

کارپوریشن کے بجٹ میں دینی مدارس کیلئے رقم مختص کی جائے۔ اچکزئی

وزیر بلدیات جناب اچکزئی صاحب نے یکم اپریل کو ملتان کارپوریشن کے بعض علاقوں کا دورہ کیا۔ کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر اے یو سلیم۔ ایم ڈی اے کے ڈائریکٹر.... مسیح اللہ خان، جمعیت علماء اسلام ملتان شہر کے امیر حاجی حق نواز اور ناظم عمومی نور عالم قریشی، انصار الاسلام کے سالار اعظم خواجہ محمد عبدالرؤف اور راقم بھی ہمراہ تھے سب سے پہلے فرید آباد کا گڑھا دیکھا جس میں دو بچے ڈوب کر جاں بحق ہو گئے تھے۔ وفاقی وزیر کو دیکھتے ہی بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور اپنی شکایات پیش کیں۔ شاہین مارکیٹ واٹر ورکس دیکھنے کے بعد پرانی سبزی منڈی روڈ پر سیوریج کی تعمیر دیکھی۔ اچکزئی صاحب نے رفتار کار تیز کرنے کا حکم دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور سیوریج کی وجہ سے جو مکان متاثر ہوئے ہیں دکھائے اس سڑک پر ۲۰/۲۵ فٹ گہرائی میں پائپ نصب کئے جا رہے ہیں۔

شاہ خرم کالونی میں ان گلیوں کو دیکھا جو پانی کا نکاس نہ ہونے کی وجہ سے تالاب بنی ہوئی تھیں اور صفائی میں رکاوٹ، حاجی صاحب نے حکم دیا کہ آئندہ بجٹ میں ان کی تعمیر کی جائے۔

گندہ تالاب پر پہنچے، اس تالاب میں شہر کا پانی جمع ہوتا ہے اور آبپاشی کے لئے پانی فروخت کیا جاتا ہے۔ تالاب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے مٹی اور گارے سے بھر گئے تھے۔ موسم برسات کے بعد ان تالابوں کو صاف کروایا اور ہزاروں من مٹی و گارہ نکالا گیا۔ جسے کارپوریشن اب فروخت کر رہی ہے۔ یہ بہترین کھاد تصور کی جاتی ہے۔

اعوان پورہ اسٹیشن۔ مسلم کالونی اور شریف پورہ کے بعد ٹی بی ہسپتال روڈ پر لوگوں کے مسائل معلوم کئے اور حکم دیا کہ ان مسائل کو فوری حل کیا جائے۔

کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر نے بتایا کہ ابھی جگہ کا اسٹیمیٹ بن چکا ہے اور مئی میں یہ کام مکمل ہو جائیگا مگر لوگ اصرار کر رہے تھے تو اچکزئی صاحب نے زور دے کر کہا کہ ہم جھوٹے وعدے نہیں کرتے وہی وعدہ کریں گے جو پورا ہو جائے۔

رشید آباد پہنچے تو لوگوں نے حاجی صاحب کو گھیر لیا۔ نالیاں اور گندے نالے کی تعمیر کا مطالبہ کیا۔ اس مسئلہ کو بھی بجٹ میں رکھا جائے گا

حاجی صاحب کی خواہش تھی کہ مذبح خانہ دیکھا جائے۔ محلہ امیر آباد میں بڑے گوشت کا اور کوٹلہ تولے خان میں چھوٹے گوشت کا مذبح گھر دیکھا دونوں صاف تھے۔ کارپوریشن کے دفتر میں بجٹ کا مطالعہ کرتے ہوئے حاجی صاحب نے دریافت کیا کہ دینی مدارس کو بھی گرانٹ دیجاتی ہے تو معلوم ہوا کہ کارپوریشن دینی مدارس کو کسی قسم کی امداد نہیں دیتی۔ حاجی صاحب نے حکم دیا کہ آئندہ بجٹ میں دینی مدارس کے لئے رقم مختص کی جائے۔ اور طلباء کو وظائف دیئے جائیں

مولانا مفتی محمود کا اظہار تشکر

مدرسہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ کئی سالوں کے بعد ہو رہا تھا اسلئے انتظامیہ متفکر تھی کہ اتنے بڑے اجتماع کی ذمہ داریوں کو کسطرح پورا کیا جائے۔ مجلس عاملہ نے ایک استقبالیہ کمیٹی بنا کر اس کام کو اس کے سپرد کر دیا۔ مجلس استقبالیہ نے اس کام کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

مدرسہ میں جو مہمان آئیں گے ان کے طعام و قیام کے لئے طعام کمیٹی بنائی۔ نشر و اشاعت اور اسٹیج کو کنٹرول کے لئے الگ کمیٹی بنائی گئی جبکہ مہمانوں کے استقبال کے لئے صدر مجلس استقبالیہ مولانا محمد لیسین صاحبزادہ فضل الرحمن اور سید خورشید عباس گردیزی پر مشتمل کمیٹی تجویز ہوئی۔

اس تقسیم کار سے انتظامات کو بہتر طور پر کنٹرول کیا جا سکا جبکہ جلسہ گاہ میں انصار الاسلام کے رضاکاروں اور جمعیت طلباء اسلام نے بھی بہت اچھا کام کیا اور دن رات جلسہ گاہ میں حفاظت اور نگرانی میں معروف رہے۔

جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اختتام جلسہ پر مولانا مفتی محمود صاحب نے مجلس استقبالیہ کا اجلاس طلب کیا اور کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ

انگریز کے زمانہ میں یہ تصور نہیں کیا جا سکتا تھا کہ حکومت دینی مدارس کی امداد کرے۔ مسلمانوں نے محسوس کیا کہ علوم اسلامیہ کی حفاظت [illegible] بس ضروری ہے۔ دینی مدارس کا آغاز ہوا اور بڑے بڑے مدارس قائم ہوئے۔ یہ مدارس مسلمانوں کے عطیات پر چلتے رہے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد حکومت کا فرض تھا کہ وہ دینی مدارس کی سرپرستی کرتی۔ اسلامی علوم کی مدارس کے لئے بھی قومی خزانہ سے گرانٹ دیجاتی مگر ایسا نہ ہوا۔

بھٹو حکومت نے اپنی سیاسی اغراض کو سامنے رکھ کر عربی مدارس کو قومی تحویل میں لانے کا پروگرام بنایا تو ملک بھر کے علماء اور دینی مدارس کا کنونشن خیر المدارس میں ہوا اور اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں نہ جانے دیا جائے۔

میں نے خود بھٹو سے بات کی اور اسے بتایا کہ انگریز بھی دینی مدارس کو تحویل میں نہ لا سکا اور نہ ختم کر سکا آپ کیسے اسطرح کر سکتے ہیں۔

بھٹو لا جواب ہوا اور اس نے اس منصوبے کو ترک کر دیا مگر پھر بھی حالات ایسے تھے کہ ہم معمول کا اپنا جلسہ بھی نہ کر سکے۔

اب مجلسِ عاملہ نے فیصلہ کیا کہ ان تاریخوں میں جلسہ کریں تو سب سے پہلے میں نے جنرل ضیاء الحق سے بات کی۔ انہوں نے میری رائے سے اتفاق کیا مگر جنرل سوار خان نے بعض خدشات کا اظہار کیا مگر بعد میں انہوں نے بھی ہمارے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے اجازت دے دی۔

ہمارا موقف تو پیار و محبت اور اتحاد کا ہے۔ اس لئے ہم کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتے جس سے ہمارے بھائیوں کو تکلیف پہنچے۔ ایسی فضا میں جلسہ کرنا اور اس کے انتظامات ایک بڑی مشکل تھی۔ ہم نے قومی اتحاد اور جمعیت علمائے اسلام کے کارکنوں سے تعاون کی درخواست کی اور ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دی گئی۔

مجلس استقبالیہ نے بہت اچھے انتظامات کئے اور ہمارا بوجھ بالکل کم کر دیا۔ ہم یوں محسوس کرتے ہیں کہ سارا کام استقبالیہ کمیٹی نے کیا۔ میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا اس لئے زحمت دی ہے۔

پہلے اجلاس میں جو تھوڑی سی گڑبڑ ہوئی وہ ایک منصوبہ تھا۔ نعرہ بازی کو ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا، اصل مقصد جلسہ اور تقریر میں تعطل پیدا کرنا تھا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم نعرۂ رسالت سے مشتعل ہو جائیں ہمارے لئے حضور ﷺ کی محبت ہی سرمایہ حیات ہے۔

اپنے مخالف کو آزادی سے بات کرنے دو

ابھی یہ تقریب جاری تھی کہ وفاق المدارس کے بزرگ آگئے اور وفاق کا اجلاس دن بھر جاری رہا۔ دوسرے دن مفتی صاحب کبیر والہ گئے۔ بار روم سے خطاب کیا اور دار العلوم کبیر والہ کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کی اور دوپہر ۳ بجے کے طیارہ سے ڈیرہ اسماعیل خان چلے گئے۔

ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ مسٹر بھٹو کا معاملہ اب اللہ کے سپرد ہو چکا ہے اس لئے ہمارا اختلاف بھی ختم ہو گیا ہے۔ اختلاف زندگی میں ہوتا ہے موت کے بعد اعتراضات کی نہ اجازت ہے اور نہ مناسب! میں تو ایسی بات پر پختہ یقین رکھتا ہوں کہ سیاست میں آزادی اور مساوات ہو۔ کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دعوت مبارزت جوانمردوں کا شیوہ نہیں۔ اپنے مخالف کو بھی آزادی سے بات کرنے دو۔ ہم کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔ بہرحال جناب بھٹو اب ہم میں موجود نہیں ہیں اس لئے میں ان کے خلاف کچھ نہیں کہوں گا۔ ان کی موت کے بعد ہمارے اختلافات ختم ہو چکے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے بتایا کہ قومی اتحاد کا آئندہ اجلاس بہت اہم ہوگا۔ اس میں مسلم لیگ کی شمولیت کا فیصلہ ہوگا اور اس بات پر غور کیا جائیگا کہ ہمارے وزراء اب باہر آجائیں۔ ہمارے دونوں مقاصد پورے ہو چکے ہیں۔

اس بات کا خدشہ بہت کم ہے کہ اس فیصلہ پر اتفاق رائے نہ ہو۔ ہم انشاءاللہ اتفاق رائے سے یہ فیصلہ طے کر لیں گے۔

آج احتیاطی تدابیر کے لئے ہوائی اڈہ پر جانے کی اجازت نہ تھی اس لئے باہر ہی ایک کرسی نما بینچ پر بیٹھ کر اخباری نمائندوں سے بات چیت ہوئی۔

بقیہ: دستور

سالار شہر: شہری تنظیم کا انچارج

نائب سالار: ابتدائی تنظیم کا انچارج جو براہ راست سالار شہر کے تحت ہوگا۔

(۴) ہر بالائی سالار ماتحت جمعیۃ کے مشورہ سے اس سطح پر انصار الاسلام کا سالار مقرر کر سکے گا۔

(۵) انصار الاسلام کی وردی حسب ذیل ہوگی ملیشیا سلیٹی رنگ کی دو پاکٹوں والی قمیص، خاکی رنگ کی شلوار گرم کپڑے کی گول خاکی ٹوپی جس پر دھاری دار بیج ہوگا اور نسواری رنگ کا جوتا۔

(۶) ٹرینڈ رضاکاروں کے لیے پیٹی دوہری ہوگی۔

(۷) انصار الاسلام کے بیج پر خواہ کپڑے کا ہو یا کسی اور چیز کا عہدہ اور حلقہ بھی درج ہو۔

(۸) کسی سطح پر انصار الاسلام اپنی فوری ضرورت کے لیے رقم جمع کرنا چاہیں تو متعلقہ امیر کی اجازت سے کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ جمعیت علماء اسلام کی رسید بکوں پر وصول کر کے مقامی خزانہ میں جمع کرانے کے بعد آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھا جائے۔

(۹) سالار اعظم ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی کارکردگی کی رپورٹ امیر کو پیش کرے گا۔

(۱۰) ہر اجتماع (کانفرنس) کے موقع پر اس کی نوعیت کے مطابق مقامی، ضلعی یا صوبائی رضاکار اجتماع میں اجتماع کے ذمہ دار حضرات کے مشورہ سے شریک ہو سکیں گے۔

(۱۱) انصار الاسلام کے ہفتہ وار، ماہوار، سہ ماہی، ششماہی اجتماعات اور باہمی تبادلۂ خیالات تربیت کے لیے بالائی سالار ہدایات جاری کر سکیں گے۔

(۱۲) جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم سفید اور سیاہ دھاریوں والا ہوگا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہوگی۔

پرچم ساڑھے چار فٹ لمبا اور ۳ فٹ چوڑا ہوگا۔ جس میں کل ۹ دھاریاں ہوں گی پانچ پانچ انچ کی پانچ سیاہ دھاریاں اور اڑھائی اڑھائی انچ کی ۴ سفید دھاریاں ہونگی اوپر اور نیچے کی دھاریاں سیاہ اور درمیان والی دھاریاں سفید ہونگی۔

حافظ عبد الحق خان بشیر گکھڑوی

اکابر علماء دیوبند اور اتحاد بین المسلمین

آج سے صرف دو سال قبل ۱۹۷۷ء میں پاکستان کے سات کروڑ عوام نے نو جماعتی قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر نو ستاروں والے سبز پرچم کے سائے میں جس یکجہتی اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ ایک ظالم و جابر جاگیردار کے تسلط کو توڑا ماضی قریب کی تاریخ میں اس کی نظیر تلاش کرنا محال ہے۔ پاکستان کی نو چھوٹی بڑی جماعتوں نے اپنے تمام تر فروعی اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے قوم کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کیا فاشسٹ سوشلسٹ طاقتوں نے جس قوم کو ہمیشہ منتشر رکھا اس قوم نے ایک قیادت پر اعتماد کر کے ایک نصب العین مقرر کر کے ایک پرچم ہاتھ میں لے کر فاشسٹ طاقتوں کو عبرتناک شکست دی۔ اور ثابت کر دیا کہ مسلمان تمام فروعی اختلافات کے باوجود ایک امت اور ایک ملت ہیں اور ملت میں انتشار ہمیشہ نہیں رہتا بلکہ جب بھی کسی غیر مسلم طاقت نے یا غیر مسلم پارٹی نے ملت کے اجتماعی نصب العین پر حملہ کیا تو یہ ملت تمام اختلافات کو بھول کر دشمن کے مقابلہ میں متحد و متفق ہو گئی۔ قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد ملت کے اتحاد و اتفاق کے لیے اکابرین علماء دیوبند کی کوششیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل فتنۂ مرزائیت کے تعاقب اور محاسبہ کے لیے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے صاحبزادہ فیض الحسن (آلو مہار شریف) اور مولانا عبد الستار نیازی جیسے بریلوی اور مولانا مظہر علی اظہر جیسے شیعہ راہنماؤں کو مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر لا کھڑا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا سید سلیمان ندویؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی کوششوں سے دیوبندی بریلوی۔ اہل حدیث، شیعہ اور سنی سب ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے ایک مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ سکندر مرزا کی علماء دشمنی کے خلاف شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نے تمام مکاتب فکر کے اتحاد کی کوشش کی کارگر نہ ہوئی۔ تو وہ تن تنہا اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان کارزار میں اتر پڑے ایوبی آمریت اور اس کے عائلی قوانین کے خلاف جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے تمام مکاتب فکر کے علماء کو اتحاد کی دعوت دی۔ جب ہر طرف سے جواب نفی میں ملا تو لاہور کی گلیاں اور بازار اس مرد قلندر کی للکار سے گونج اٹھے۔ ۷۰ء کے الیکشن میں شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے تمام مکاتب فکر کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر الیکشن لڑنے کی پیشکش کی جو بیدردی سے ٹھکرا دی گئی۔ مجبوراً جمعیۃ علماء اسلام نے تنہا ہی الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا اور مجموعی لحاظ سے مجیب کی عوامی لیگ اور بھٹو کی پیپلز پارٹی کے بعد سب سے زیادہ ووٹ جمعیۃ نے حاصل کئے۔ اور جمعیۃ نے ولی خان کی نیشنل عوامی پارٹی کے اتحاد سے سرحد اور بلوچستان میں اپنی حکومتیں قائم کیں۔ اگرچہ یہ حکومت ۹½ ماہ سے زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی مگر جمعیۃ کے قائدین اپنی حب الوطنی اور اسلام دوستی کا لوہا منوا گئے۔

۱۹۷۳ء کی تحریک بحالی جمہوریت میں قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب کی کوششوں سے حزب مخالف کی تمام سیاسی جماعتیں متحد ہو کر دفعہ ایک سو چوالیس کے خلاف میدان کارزار میں اتر پڑیں اگرچہ یہ تحریک صرف پنجاب تک محدود تھی مگر پھر بھی حکومت کو مجبور ہو کر دفعہ ۱۴۴ اٹھانی پڑی۔ اگرچہ اس موقع پر بعض جماعتوں نے سیلاب زدگان کی امداد کے حوالے سے تحریک سے کنارہ کشی اختیار کی۔ مگر ان کی عدم شمولیت تحریک پر اثر انداز نہ ہو سکی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن تحریک بحالی جمہوریت کی کامیابی کے لیے کوششوں اور قربانیوں میں مصروف رہے اور جمعیۃ کے رضا کار دیگر جماعتوں کے تعاون سے سیلاب زدگان کی امداد کے لیے پنجاب کے اطراف میں پھیل گئے یہ جمعیۃ کے کارکنوں اور رضا کاروں کا ہی خلوص تھا جو دونوں محاذوں پر لڑتے رہے۔ ظلم کے خلاف جہاد میں بھی مصروف رہے اور قوم کی خدمت میں بھی مصروف رہے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں فاتح مرزائیت حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی کوششوں سے دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث، مودودی تمام اختلافات بھول کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تھے اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت نے ایک آمر وزیر اعظم کو مجبور کر دیا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے ۷ ستمبر ۷۴ء کا فیصلہ ایک تاریخی فیصلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۷۷ء میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی کوششوں نے ایک آمر جاگیردار کے تسلط کو توڑنے کے لیے ملک کی نو جماعتوں کو ایک لڑی میں پرو کر قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا اور پھر کراچی سے لیکر خیبر تک اطراف ملک میں نو ستاروں والے سبز پرچم لہرانے لگے۔ اور پھر قومی اتحاد کے اس پلیٹ فارم پر بھٹو کی دھاندلیوں کے خلاف تحریک نظام مصطفےٰ نے جنم لیا قائد تحریک نظام مصطفےٰ مولانا مفتی محمود کی قیادت میں پاکستانی عوام نے بھٹو جیسے آمر سے نجات حاصل کی۔ اکابرین علماء دیوبند نے ہمیشہ ملت کو اتحاد و اتفاق کا درس دیا ہے اور اسے انتشار سے بچانے کی کوشش کی ہے مگر فسطائی طاقتوں کو کبھی بھی یہ اتحاد گوارا نہ ہوا تاریخ کے اوراق پلٹنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملت جو غیروں کے لیے قہر خدا بنا کرتی تھی جنہوں نے اسے

بڑے سکون کے ساتھ شکست سے دوچار کر دیا۔ جب بھی کبھی ملت اپنے اجتماعی نصب العین پر متحد و متفق ہوئی ان فاشسٹ طاقتوں نے ملت کی اجتماعی قوت کو توڑنے کے لیے ملت ہی کے چند ایسے افراد کی خدمات حاصل کیں جو محض اپنے مالی مفاد یا سیاسی وقار کی خاطر اتحاد کی جڑیں کھوکھلی کرتے میں مصروف رہے تاریخ شاہد ہے کہ اطراف عالم کی تمام غیر اسلامی قوتیں تمام تر قوت استعمال کرنے کے باوجود جس ملت کو شکست نہ دے سکیں وہ ملت اپنی ہی آستینوں میں پلنے والے چند سانپوں کے ہاتھوں شکست کھا گئی زمانہ نبوت میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا کردار اور خلافت راشدہ کے دور میں عبداللہ بن سباء کا کردار پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ خلافت راشدہ کے دور کے بعد ہر دور میں امت مرحومہ میں سے بعض لوگ عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سباء کا منافقانہ کردار ادا کرتے رہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور سلطان محمود غزنویؒ کے تاریخی واقعات سے زمانہ آشنا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ شیر میسور سلطان فتح علی ٹیپو شہیدؒ کو شکست دینے والے سفید فام انگریز یا ہندو نہیں تھے۔ بلکہ اس شکست کا سبب سلطان شہیدؒ کی آستین میں پلنے والے میر صادق اور امی چند جیسے سانپ تھے۔ تاریخ گواہ ہے مغل اعظم شیخ جلال الدین اکبر کو دین اسلام سے ہٹا کر نئے دین کی ترغیب دینے والے برہمن نہیں تھے۔ بلکہ ملا مبارک، ملا ابو الفضل اور ملا فیض جیسے منافق تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ روہیل کھنڈ کے نواب نجیب الدولہ کو شکست دینے والے ہندو راجے مہاراجے نہیں تھے۔ بلکہ وہ مسلمان نواب تھے جو ہندوؤں کے اتحادی بن کر نواب نجیب الدولہ سے جنگ کرنے آئے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں بالاکوٹ کی وادیوں میں امیر المؤمنین حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مجاہدین کو شکست دینے والے راجہ رنجیت سنگھ اور راجہ شیر سنگھ کے لشکر نہ تھے بلکہ وہ نام نہاد مولوی اور مشائخ تھے جنہوں نے اپنے آقائے ولی نعمت کی نمک حلالی کرتے ہوئے اس تحریک جہاد کو تحریک وہابیت کے نام سے بدنام کیا۔

۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی میں امیر المؤمنین حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ۔ قطب الاقطاب حضرت گنگوہیؒ کے اسلامی لشکر کو شکست دینے والی انگریزی فوجیں نہیں تھیں بلکہ وہ غداران وطن تھے جنہوں نے اس تحریک کو غدار کا نام دے کر اس کے خلاف فتوے دیئے برصغیر کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ فرنگی اقتدار کو قوت بخشنے والے دو گروہ تھے پہلا گروہ گورداس پور کے مرزا غلام احمد قادیانی کا جس نے نبوت کا لبادہ اوڑھ کر جہاد کے منسوخ ہونے کے الہام سنا کر ملت کو نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی۔ دوسرا گروہ جس نے برصغیر میں ملت کو راہب سے زیادہ نقصان پہنچایا وہ بریلی کے مولانا احمد رضا خان کا گروہ ہے جنہوں نے مجددیت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے تمام چیدہ چیدہ راہنماؤں کی تکفیر کر کے اور ہندوستان کے دار السلام ہونے کے فتوے دے کر فرنگی اقتدار کے حوصلے بلند کیے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔ خانصاحب نے اکابرین علماء دیوبند پر جھوٹے الزامات لگا کر ان پر کفر کے فتوے لگائے اور انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اس وقت اکابرین علماء دیوبند ہی کا ایک ایسا گروہ برصغیر میں موجود تھا جو اول تا آخر انگریزی اقتدار سے برسرپیکار رہا۔

خانصاحب کا قلم ان علماء حجاز کی تکفیر کرنے سے بھی نہ چوکا۔ جنہوں نے علماء دیوبند کے عقائد و نظریات پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ سعودی عرب کے شاہ سعود بن عبد العزیز مرحوم کو مردود و مطرود جیسے القابات سے نوازا گیا۔ بلکہ یہاں تک لکھنے کی جسارت کی گئی کہ جب تک سعودی عرب میں شاہ سعود کی حکومت ہے حج منسوخ ہے اور اس کے برعکس مکہ شریف کی مدح سرائی کی گئی جس نے انگریزوں کا اتحادی بن کر مسلمانوں کی ترکی خلافت کے خلاف تلوار اٹھائی اور مسلمانوں کی خلافت کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دیا۔ تکفیر ساز مجدد کا یہی رنگ دیکھ کر مولانا ظفر علی خان مرحوم نے فرمایا تھا۔

کوئی ٹرکی لے گیا، کوئی ایران لے گیا
کوئی دامن لے گیا، کوئی گریباں لے گیا
رہ گیا تھا بس فقط باقی اک نام اسلام کا
وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان لے گیا

مولانا احمد رضا خان کے بعد رہی سہی کسر ان کے حواریوں نے پوری کر دی۔ جنہوں نے حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم، مولانا محمد علی جوہر مرحوم، مولانا حالیؒ مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ خواجہ حسن نظامی مرحوم وغیرہ جیسی مسلم شخصیات کی تکفیر میں تجانب اہل سنت جیسی کتابیں تحریر کیں۔ قائد اعظم مرحوم اور دیگر مسلم لیگی راہنماؤں کی تکفیر میں قہر القادر علی الکفار لیاڈر مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری۔ الجواب السنیہ علی زہاء السوالات الیگیہ اور احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ وغیرہ جیسے رسائل تحریر کیے۔ اسی لیے مولانا ظفر علی خان مرحوم نے فرمایا تھا۔

بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ
کہ بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین
خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی
واملی لہم ان کیدی متین

قیام پاکستان کے بعد اس گروہ نے امام خانہ کعبہ امام مسجد نبویؐ اور دیگر علماء حجاز کی تکفیر کرنے سے بھی اجتناب نہ کیا۔ بلکہ یہاں تک جسارت کی گئی کہ سعودی عرب کے شاہ فیصل مرحوم کی شہادت پر یہ فتوے دیئے گئے کہ وہ شہید نہیں۔ شاہ فیصل شہیدؒ کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ وہ ملت اسلامیہ کو ایک جگہ جمع کرنا چاہتے تھے اور آخر وقت تک اسی جدوجہد میں مصروف عمل رہے اور ان کی یہ جدوجہد سامراجی طاقتوں کو گوارا نہ تھی جس کی بنا پر انہیں شہید کرا دیا گیا۔ پاکستان میں تحریک نظام مصطفےٰ کی کامیابی و کامرانی کے بعد بعض جماعتیں سامراجی طاقتوں کے اشارے پر قومی اتحاد سے علیحدگی اختیار کر چکی ہیں اور ایک بار پھر پاکستانی قوم کو انتشار کی دلدل میں پھینکنا چاہتی ہیں کوئی جماعت قوم کو صوبائی عصبیت کی جنگ میں مبتلا کرنا چاہتی ہے اور کوئی مذہبی تفرقہ بازی میں قوم کو الجھانا چاہتی ہے لیکن پاکستانی عوام بھیڑ نما بھیڑیوں کو پہچان چکے ہیں اب کوئی طاقت پاکستانی عوام کو گمراہ نہیں کر سکتی کیونکہ علماء دیوبند اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں اور عوام بھی پہلے سے زیادہ چوکنا ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے تعاقب میں میدان میں نکل چکے ہیں اور قوم کو ان بھیڑ نما بھیڑیوں سے خبردار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں سے تو ہم یہی دردمندانہ گزارش کر سکتے ہیں کہ خدارا شہیدوں کے خون سے غداری

مت کرو اور ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے غیر اسلامی طاقتوں کو خوشی کے مواقع فراہم نہ کرو۔ اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔ قومی اتحاد کا سربراہ اپنے دن کے سکون اور رات کے آرام کو قربان کر کے اپنی تمام بیماریوں اور تکلیفوں کو نظر انداز کر کے ملت کے اتحاد کے لیے مصروف عمل ہے۔ ہر ایک کو اتحاد کی دعوت دیتا ہے خدارا اگر آپ لوگ اس کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے اور اس کی کوششوں میں شریک نہیں ہو سکتے تو اس کے راستے کا پتھر تو نہ بنئے۔ غیروں نے جو اس کے خلوص بھرے دل پر زخم لگائے ہیں اگر آپ ان زخموں پر مرہم نہیں رکھ سکتے تو خدارا ان پر نمک پاشی تو نہ کیجئے۔ وہ غیروں کو شکست دینا چاہتا ہے مگر اپنے اس کے راستے کا پتھر بن گئے ہیں۔ اس نے غیروں کو شکست دی ہے۔ بھٹو جیسے آمر کو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شکست فاش دی ہے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھٹو آمریت کا غرور توڑ کر قوم کو ایک آمر جاگیردار سے آزاد کرایا ہے اس نے انفرادی اور اجتماعی دونوں میدانوں میں بھٹو کو شکست فاش دے کر اپنی عظمت کا لوہا منوایا ہے۔ وہ شہیدوں کے خون سے غداری نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ اس نے بلوچستان کی وادیوں کو سید شمس الدین شہیدؒ کے خون سے سیراب کیا ہے اس نے سندھ کی پیاسی سرزمین کو سید منیر شہیدؒ کا لہو پلایا ہے اس نے پانچ دریاؤں سے سرسبز پنجاب کو حافظ صابر شہید اور اس کے سینکڑوں ساتھیوں کے خون کا خراج دیا ہے۔ وہ کیسے شہیدوں کے خون سے غداری کر سکتا ہے۔ وہ کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے جھکنے والا نہیں۔ دنیا کی تمام طاقتیں اس کے ارادہ کو متزلزل نہیں کر سکتیں۔ وہ عمر رسیدہ ہے مگر اس کے حوصلے جوان ہیں۔ اس کا جسم کمزور ہے مگر اس کی ایمانی قوت ظلم و جبر کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دینے والی ہے۔ اس کے سامنے آنے والے اس کی ایمانی حرارت سے راکھ کا ڈھیر بن جایا کرتے ہیں۔ اس کے ارادوں کی پختگی بڑے بڑے آمروں کو جھکا دیا کرتی ہے اس کی سیاسی بصیرت سے بڑے بڑے سیاستدان محو حیرت ہو جاتے ہیں۔ اس کی علمی فراست نے علماء اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اس سے ٹکرانے والی چٹانیں بھی پاش پاش ہو جایا کرتی ہیں۔ اس کے راستے میں آنے والے پہاڑ بھی اس کی دہشت سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اسے دیکھ کر طوفان بھی رخ پھیر لیا کرتے ہیں کیونکہ اس کے جذبے جوان ہیں۔ اس کے حوصلے بلند ہیں اس کی ہر سوچ بے لوث ہے اس کی ہر فکر قوم و ملت کے لیے ہے۔ اس کے دل میں ایمان کی شمع روشن ہے۔ اس کے سینے میں قرآن و حدیث کے علوم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے وہ شکست کھانا نہیں شکست دینا جانتا ہے کیونکہ نصرت خداوندی اس کے ساتھ ہے۔ خدایا اس کی عمر میں برکت دے۔ اس کو اتنی قوت دے کہ وہ تیرے نبیؐ کی امت کے بکھرے ہوئے موتیوں کو پھر ایک لڑی میں پرو دے اسے اتنی ہمت دے کہ وہ تیری دی ہوئی اس سلطنت میں تیرا بھیجا ہوا نظام اسلامی نافذ کر دے۔ آمین ثم آمین۔

مراسلہ نگار توجہ فرماویں

ایڈیٹر کے نام مراسلات کے صفحہ پر صرف وہی مراسلات شائع کئے جاتے ہیں جو مختصر صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھے گئے ہوں۔

طلباء کی سرگرمیاں

ظفر یٰسین بٹ

۶ مئی کو یوم شہدائے بالاکوٹ منایا جائے۔

ندیم اقبال اعوان

راولپنڈی ڈویژن کا دو روزہ کنونشن ۳، ۴ مئی کو راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان نے جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی یاد میں ۶ مئی کو خصوصی پروگرام رکھے جائیں جس میں شہدائے بالاکوٹ کے کارناموں کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔

شہدائے تحریک نظام مصطفےٰ کانفرنس

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام جامعہ رشیدیہ میں تحریک نظام مصطفےٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ضلعی صدر حافظ محمد اکرام، محسن جاوید ڈاہی مرکزی ناظم اطلاعات طارق مسعود، مرکزی ناظم ڈاکٹر اعظم چیمہ اور حافظ بدر الدین، ضلعی ناظم عمومی نے خطاب کیا۔ ڈاکٹر اعظم چیمہ خطاب کرتے ہوئے کہا تحریک نظام مصطفےٰ کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا اور اس بات کی توقع ظاہر کی کہ اگر آج بھی ناموس رسالت کی خاطر جان دینے کا موقع آیا تو جمعیۃ طلباء اسلام جانثاروں نے اپنے خون کی قربانی دی۔ مرکزی ناظم نشر و اشاعت طارق مسعود نے کہا جن لوگوں نے آج شہداء کے خون سے غداری کی ہے اور نظام مصطفےٰ کے عملی نفاذ کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں قیامت کے دن ذلیل و خوار ہوں گے۔

تحصیل لکی مروت انتخاب

صدر۔ خواجہ عبد القادر شہباز، نائب صدر۔ بشیر احمد۔ جنرل سیکرٹری۔ عبد المالک حقانی۔

جائنٹ سیکرٹری۔ راجہ گل حسن۔ سیکرٹری اطلاعات خلیل الرحمٰن۔ مالیات۔ عبد الوہاب۔

کنڈ بارو ضلع نواب شاہ انتخاب

سرپرست۔ مولانا سعید احمد۔ کنوینر حافظ عبد العلیم۔ معاون ۱۔ عبد القادر میمن۔ ۲۔ غلام شبیر ۳۔ مسعود احمد ۴۔ عبد اللہ۔

حیدر آباد شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کے کارکنوں کا اجلاس دفتر جمعیۃ طلباء اسلام میں مقامی صدر کی صدارت میں ہوا۔ گورنمنٹ کالج حیدر آباد کے طالب علم نوید اقبال اور محمد اسماعیل نے اسلامی جمعیۃ طلبہ سے مستعفی ہو کر جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ جمعیۃ کے تمام کارکنوں نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

انتخاب عارف والہ

جمعیۃ طلباء اسلام عارف والہ کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس ضلعی صدر حافظ محمد اکرام کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر عارف والہ جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا انتخاب درج ذیل ہے۔

سرپرست مولانا احمد دین صاحب

صدر۔ چوہدری ظفر رشید صاحب

نائب صدر۔ جمیل حسین کوثر صاحب

ناظم عمومی۔ قاضی اجمل محمود صاحب

ناظم۔ محمد اعظم صاحب

ناظم نشر و اشاعت۔ شیخ محمد زبیر صاحب

ناظم مالیات۔ فدا حسین صاحب

انتخاب مرغزار کبزئی ضلع ژوب

صدر۔ نور خان

نائب صدر۔ عبد الباقی

ناظم عمومی۔ محمد الدین

ناظم۔ باز محمد

ناظم نشر و اشاعت۔ نور الدین

خازن۔ عبد اللہ خان

سمبڑیال

جمعیۃ طلباء اسلام سمبڑیال کے صدر رانا واحد علی اور محمد سرور نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی وہ واحد ملک گیر تنظیم ہے جس نے اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی جدوجہد کے لیے علماء حق کی قیادت کو قبول کیا ہے۔

ضروری التماس

جمعیۃ طلباء اسلام سے متعلق تمام ڈاک ۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

قادر پور دراں کے ملک کرم خاں اور ڈاکٹر محمد اسلم جمعیۃ میں شامل ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ مولانا محمد منظور الحق رحمانی نے قادر پور دراں میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ علاقہ کے معروف زمیندار حاجی ملک کرم خاں۔ حاجی ذوالفقار ملک امام بخش، ڈاکٹر محمد اسلم اور ملک گل محمد اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہوئے۔ درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ قادر پور دراں میں ڈپو ہولڈر دھاندلی اور بے قاعدگی کرتے ہیں ان کی تحقیقات کے بعد ڈپو دیانتدار لوگوں کو دیئے جائیں۔

۲۔ چینی اور آٹے کی مقدار بڑھائی جائے۔

۳۔ یوٹیلٹی سٹور میں اشیاء ضرورت زیادہ مقدار میں اور باقاعدگی سے مہیا کی جائیں۔

۴۔ کاشت کاروں کی رقومات جو کارخانہ داروں نے دو سال سے روک رکھی ہیں دلائی جائیں۔

۵۔ نشہ آور چیزیں جو میڈیکل اسٹور کے ذریعہ تقسیم ہو رہی ہیں ان کو روکا جائے۔

۶۔ کاشت کاروں کو رعایتی قیمت پر ٹریکٹر مہیا کئے جائیں۔

۷۔ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کا تعین کیا جائے۔

۸۔ زنانہ سکول کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے جدید عمارت تعمیر کی جائے۔

۹۔ موضع متی تل۔ ریاض آباد۔ موضع بلوچاں اور نواح میں دیگر آبادیوں کے پیش نظر کالج بنایا جائے۔

۱۰۔ سوئی گیس مہیا کی جائے اور بجلی کے ناقص انتظام کو بہتر بنایا جائے۔

اس کے علاوہ اسلامی نظام کی برکتوں سے بہرہ ور ہونے کے لیے اپنی زندگیوں میں انقلابی تبدیلیاں کی جائیں اور شعائر اسلامی کی پیروی پوری تندہی اور اخلاص سے کی جائے ان خیالات کا اظہار مولانا منظور الحق رحمانی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان نے قادر پور دراں میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا اور عوام پر زور دیا کہ نظام اسلام کے نفاذ کے اقدام کو کامیاب بنانے کے لیے جمعیۃ علماء اسلام سے بھرپور تعاون کریں کیونکہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین ملک میں نظام اسلامی کے نفاذ کے لیے مخلصانہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ اپنے خطاب میں مولانا منظور الحق رحمانی نے اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان پر صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین پیش کیا بعد ازاں مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام قادر پور دراں کے دفتر کا افتتاح کیا اجلاس سے حاجی نذر محمد امیر جمعیت علماء اسلام قادر پور دراں نے خطاب کیا۔

دعا کی درخواست

حافظ کریم بخش چشتی آف پڈعیدن سندھ عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی اپیل ہے۔

رکن سازی مہم

چارسدہ سرڈھیری: جمعیۃ علماء اسلام سرڈھیری کے جنرل سیکرٹری مولانا معتصم باللہ نے عشرہ رکنیت سازی کے سلسلے میں ایک وفد کی ہمراہی میں متعدد دیہات کا دورہ کیا سینکڑوں افراد نے پیپلز پارٹی اور این ڈی پی سے مستعفی ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔

ان دیہات میں عباس کلے۔ دوسہرہ۔ غنڈہ کرکنہ۔ زرین آباد۔ سورخٹکی صفی اللہ کلے اور ابراہیم زئی شامل ہیں۔

وفد میں مولانا معتصم باللہ کے علاوہ حافظ محمد علی۔ مولانا نواب خان صوفی عبدالرحمٰن۔ مولانا صوفی فضل الرحمٰن اور میاں لیاقت علی شاہ شامل تھے۔

انتخاب

ناظم انتخابات جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ مولانا محمد یٰسین صاحب مع حافظ عبدالرشید صاحب تحصیل جمعیۃ موضع گلمالہ کے دفتر میں اراکین جمعیۃ کا اجتماع ہوا۔ ناظم انتخابات نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ سے تعاون کی اپیل کی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ امیر مولانا احمد یار خان صاحب ناظم اعلیٰ محمد رمضان صاحب۔ خازن حافظ محمد قاسم۔

انتخاب و مبارک باد

گاؤں عباس کلے علاقہ سرڈھیری میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا معتصم باللہ ہوا اجلاس میں رکنیت سازی مہم کو تیز کرنے پر زور دیا گیا اور بارہ ربیع الاوّل کو نظام شریعت نافذ کرنے پر صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود اور صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں لایا گیا صدر۔ قاسم جان۔ نائب صدر مولانا شیر الرحمٰن جنرل سیکرٹری جناب انور خان۔ نائب ناظم۔ سرفراز۔

جسٹس محمد رفیق تارڑ کے والد محترم انتقال کر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ہائیکورٹ کے جج جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ کے والد محترم جناب چوہدری سردار خان گذشتہ روز گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے قریب اپنے آبائی گاؤں پیرکوٹ میں انتقال کر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم انتہائی نیک دل، خدا ترس اور متدین بزرگ تھے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ سے بیعت تھے اور آخر وقت تک جمعیۃ علماء اسلام کے خاموش مگر مستقل مزاج رکن رہے وفات کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۸۵ سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاھد الراشدی نے پڑھائی جس میں ممتاز افراد اور جماعتی کارکنوں نے شرکت کی اور انہیں پیرکوٹ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کے فرزندان جناب محمد رفیق تارڑ جناب محمد امین تارڑ، جناب محمد سلیم تارڑ اور جناب محمد یعقوب تارڑ و دیگر اہل خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر و جمیل کی توفیق عطا فرماویں

(ادارہ)

مجلس شوریٰ کی قراردادیں

ہری پور:۔ جمعیۃ کی ضلعی مجلس شوریٰ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا قاضی محمد نواز خان بمقام ہری پور منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے ممتاز عہدہ داروں نے شرکت کی۔ اجلاس سے صدر کے علاوہ مولانا شفیق الرحمٰن مولانا ولی الرحمٰن، مولانا قاضی محمد یونس، مولانا فضل رزاق، مولانا حکیم عبدالرشید انور اور پروفیسر سید شیرازی ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ اجلاس میں مہم رکن سازی کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ امیر موصوف نے اس مہم کو تیز تر اور کامیاب تر بنانے پر زور دیا اجلاس میں عوامی مسائل انتخابی امور کے علاوہ قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود و دیگر ممتاز رہنمایان اتحاد کے ہزارہ ڈویژن کے دورہ کے انتظامات کو مرتب کیا گیا۔ مولانا موصوف کی بے لوث دینی و ملی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ قراردادوں میں مندرجہ ذیل مطالبے حکومت سے کئے گئے۔ چھپرا روڈ، حویلیاں، کالا باغ روڈ۔ ہرن گلی روڈ۔ سکالا پل، کھولڑی روڈ کی فوری تعمیر و تکمیل کی جائے۔ متاثرین، تربیلہ ڈیم کے مسائل کو حل کیا جائے۔ مولوی محمد یونس بھریالوی کو ٹیلی فون محکمہ میں بحال کیا جائے تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافہ کیا جائے۔ آٹے کی کوالٹی کو بہتر بنایا جائے راشن و سیمنٹ کے تقسیم کار سے صحیح طریقوں سے تقسیم کروایا جائے بد دیانت اور نا اہل افسروں کی تطہیر کی جائے۔ محکمہ بجلی کی کارکردگی کی اصلاح کی جائے۔ سرائے نعمت خان روڈ کو مرمت کیا جائے اور دریائے دوڑ کے اس پار کے تمام سکولوں کی عمارتوں کو درست حالت میں لایا جائے کھلابٹ ٹاؤن شپ کے چنگی کے محصول کو ہری پور کے نرخوں کے مطابق کیا جائے۔

من آباد جمعیۃ کے امیر انتقال فرما گئے

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ من آباد کے امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت ہی مخلص اور سادہ قسم کے بزرگ تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل عالم دین ہونے کے علاوہ علاقہ زمیندار بھی تھے پچاس سال تک اپنے ہی خرچہ سے دینی علوم اور طلبہ کی خدمت کرتے رہے۔ آپ تقریباً ۲۵ سال سے تبخیر معدہ کے مریض تھے لیکن اس بیماری کے باوجود بھی دین الٰہی اور جماعتی کام کو ہمیشہ اہمیت دیتے تھے جمعیۃ کے ساتھ تو ان کی والہانہ عقیدت تھی جب بھی ان کے پاس جماعت کا ادنیٰ کارکن بھی جاتا تو مسرت کی لہر دوڑ جاتی تھی اور اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ہمیشہ سرگرم رہتے تھے اسی بھی رکن سازی کے سلسلہ میں بہت زیادہ کوشاں تھے علاقہ میں اتنا زیادہ اثر تھا کہ بڑے بڑے اور سرمایہ داروں کے مقابلہ میں وہ ہمیشہ اپوزیشن میں رہے اور آپنا پولنگ بہت زیادہ اکثریت کیسا تھ جیتتے تھے مولانا کی وفات میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے جمعیۃ علماء اسلام ضلع کا وفد مولانا غلام ربانی اور جمعیۃ کی قیادت سے رکنی وفد جس میں مولانا قاری حماد اللہ صاحب شفیق ناظم ضلعی جمعیۃ مولانا رشید احمد لدھیانوی اور عبدالصبور خان ڈاہر نے من آباد میں پہنچ کر ان پسماندگان سے تعزیت کی اور مجاہد ملت مولانا غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ مولانا موصوف کی موت سے ہمیں بہت دکھ ہوا ہے مولانا موصوف کی دینی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں مولانا موصوف کے جنازہ میں علاقہ کے علماء کرام اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دین پور شریف حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خان پور سے مولانا حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نائب امیر ضلعی جمعیۃ ظاہر پیر سے مولانا منظور احمد نعمانی کے علاوہ اور بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔

تعزیت اور دعائے مغفرت

فیصل آباد گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلام محمد آباد فیصل آباد کے عہدیداران مولانا محمد یوسف مظاہری امیر، محمد اسلم انصاری ناظم عمومی، کمال الدین ایوبی نائب امیر، قاری محمد شفیع نائب امیر، عبدالغنی ناظم اور دیگر کارکنوں شبیر محمد، رحم دین، حاجی محمد شفیع صاحب نے راولپنڈی کے حادثہ میں متاثرین اور جاں بحق ہونے والوں کے خاندانوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا اور ان کے نقصان پر افسوس اور غم کا اظہار کیا۔ نیز انہوں نے جاں بحق ہونے والوں کے لیے دعائے مغفرت بھی کی۔ اور مطالبہ کیا کہ آتشبازی کو بند کیا جائے ۔ جس کی بدولت ہر سال ملک بھر میں جانی و مالی نقصان ہوتا رہتا ہے۔

انصار الاسلام صوبہ سرحد کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد انصار الاسلام کے سالار اعلیٰ صاحبزادہ خالد جان نے صوبہ سرحد کے ضلعی اور تحصیلوں کے سالاروں کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ ۲۸ اپریل بوقت دس بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد پشاور میں (واقع نمک منڈی سرکی روڈ) میں طلب کیا ہے اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے صدر سید محمد ایوب جان بنوری کریں گے۔ اجلاس میں انصار الاسلام کی رکنیت اور ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ اجلاس کے لیے مندرجہ ذیل ارکان کو دعوت نامے جاری کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد گل شیر خان سالار اعلیٰ ڈی آئی خان (۲) ملک گل دراز خان۔ ہلال محمد خان سالار اعلیٰ ضلع بنوں (۳) محمد اسلم خان تاج محمد عالم خان، محمد قاسم خان ضلع کوہاٹ (۴) الاسلام سالار اعلیٰ ڈیرہ ڈویژن (۵) جان عبدالغفار خان صاحب۔ نور گل مہمند صاحب پشاور (۶) مولانا فضل کریم صاحب ضلع مردان (۷) محمد یونس خان صاحب، سالار اعلیٰ ضلع ایبٹ آباد۔ محمد فرید خان ہری پور، حاجی سردار گل مطاب حویلیاں (۸) محمد نواز خان ضلع مانسہرہ (۹) شیر بہادر خان ضلع سوات (۱۰) شیر بہادر خان ضلع دیر (۱۱) سید محمد زبید محمد خان ضلع ملاکنڈ یالی۔

انتخابات جمعیۃ جھنگ

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام موضع گلمالہ تحصیل جھنگ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یسین صاحب ناظم انتخابات جمعیۃ ضلع جھنگ منعقد ہوا۔ امیر مولانا احمد یار صاحب ناظم اعلیٰ صوفی محمد رمضان ناظم نشریات حافظ دلمیر خان خازن حافظ محمد قاسم۔ سالار غلام قاسم عہدیدار منتخب ہوئے۔

انتخاب جمعیۃ روڈو سلطان تحصیل جھنگ

جمعیۃ علماء اسلام روڈو سلطان تحصیل کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یسین صاحب منعقد ہوا۔ امیر مولانا عبدالکریم صاحب۔ نائب امیر شیخ محمد نواز ناظم اعلیٰ صوفی خدا بخش صاحب ناظم صوفی محمد حنیف صاحب خازن صوفی محمد صدیق صاحب کشمیری۔ سالار نور محمد نمبردار عہدیدار منتخب ہوئے۔

انتخاب جمعیۃ موضع محمود شاہ بستی جھنڈیر تحصیل شورکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام موضع محمود شاہ تحصیل شورکوٹ زیر صدارت مولانا عبدالکریم صاحب منعقد ہوا۔ امیر میاں غلام صغیر صاحب نائب امیر چوہدری میاں حبیب صاحب ناظم اعلیٰ محمد شریف صاحب ناظم حافظ ظفر احمد صاحب خزانچی عاشق محمد صاحب سالار محمد ممتاز صاحب منتخب ہوئے۔

ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

ہنگو: سیف الاسلام کاکا تحصیل سالار اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام انصار الاسلام ڈیرہ ڈویژن نے کہا ہے کہ ہم ملک و قوم کے لیے مولانا مفتی محمود اور حضرت درخواستی کے ادنیٰ اشارے پر کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ وہ انصار الاسلام کے رضاکاروں سے اپنی رہائش گاہ پر بات چیت کر رہے تھے۔

علاوہ ازیں۔ محمد قاسم سالار اعلیٰ انصار الاسلام تحصیل ہنگو نے آج اپنی رہائش گاہ پر انصار الاسلام محلہ خان باڑی کے رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شریعت بنچوں میں علماء کو بھی شامل کیا جائے۔ انہوں نے نظام مصطفیٰ کے قوانین کے نفاذ پر جنرل ضیاء الحق اور مفتی محمود صاحب کو مبارکباد دی۔

انتخاب

حیدرآباد: جمعیۃ علماء اسلام حالی روڈ سائیٹ ایریا کا انتخاب مولانا عبدالمتین صاحب کی نگرانی میں ہوا اور مندرجہ ذیل حضرات جمعیۃ کے عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر: ڈاکٹر زمین گل، نائب صدر اول حاجی نور محمد یوسف زئی نائب صدر دوم جناب تفیق الرحمٰن۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد طاہر۔ ناظم اول جان محمد وزیر علی انڈسٹریز ناظم دوم محمد افضل خان، وزیر علی انڈسٹریز سیکرٹری اطلاعات۔ صوبیدار شاہ۔ خزانچی کشمالی گل سالار غنی تیمور بابا۔ انتخاب کے بعد مولانا عبدالمتین نے نومنتخب عہدیداروں سے حلف لیا اور عہدیداروں کو مبارکباد دی۔

اس موقعہ پر حافظ محمد طاہر نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں۔

(۱) یہ اجلاس حالیہ اسلامی قوانین کے نفاذ پر جنرل محمد ضیاء الحق، قائد اتحاد تحریک اسلامی مولانا مفتی محمود صاحب امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی مولانا عبیداللہ انور مولانا ایوب جان بنوری مولانا محمد شاہ امروٹی مولانا عبدالواحد اور جمعیۃ علماء اسلام کے تمام راہنماؤں اور کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس راولپنڈی کے ہولناک واقعہ پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت اور زخمیوں کے لیے دعائے صحت کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس قومی اتحاد سے نکلنے والی جماعتوں اور دیگر تنظیموں سے پُرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد کے لیے اتحاد میں دوبارہ شمولیت اختیار کریں۔

(۴) یہ اجلاس پگارا گروپ کو تسلیم کرنے پر قائد قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔

شریعت بنچ اور علماء

شریعت بنچوں اور شرعی عدالتوں میں علماء کو نظر انداز کرتے سے مختلف توہمات جنم لے رہے ہیں۔ کیونکہ اس دور میں بھی اگر علماء کو صحیح مقام حاصل نہ ہوا تو پھر شاید یہ نظام مصطفیٰ کا تجربہ جو آخری ہے مجروح ہوگا۔ پاکستان قومی اتحاد کے وزراء اگر واپس آتے ہیں تو بھی وہ الحمد للہ اپنے مشن کی تکمیل کی دو ٹوک بنیادیں رکھ کر واپس آ رہے ہیں جس پر پوری قوم

ان کو مرحبا کہے گی۔ ۱۷ر نومبر کے انتخابات میں قوم اگر قومی اتحاد کے حق میں فیصلہ دے۔ جس کے آثار کافی حد تک نمایاں ہیں تو انشاء اللہ یہ آغاز یقیناً انجام کو پہنچے گا اور عالم اسلام میں پاکستان ایک انقلابی اسلامی قائد کی صورت میں عملاً اجاگر ہوگا۔ اور تاریخ پاکستان کے شہریوں کی اسلام سے والہانہ محبت کو ہمیشہ اپنے گلدستہ اوراق کے ذریعہ سلام کہے گی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ قومی، فلاحی اور ترقیاتی کام انتظامیہ اور افسر شاہی کے عدم تعاون کی نظر ہو گئے صدر پاکستان پیش قدمی کر کے اس نقصان کی تلافی کریں۔ تو یقیناً ہوگی۔ ان وزراء کی تصدیق شدہ درخواستوں پر عملدرآمد کی ہدایات بلاتاخیر جاری کردیں کیونکہ اس سے صدر کی نیک نیتی پر بھی ان افسروں سے حملہ کرنے کی جسارت کی ہے۔

ضلع مردان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے دفتر سے ایک بیان جاری ہوا ہے کہ مرکزی ہدایات کے بموجب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان مولانا لطف الرحمٰن اور ناظم اعلیٰ حافظ گل رحیم صاحب ضلع بھر کی حلقہ وار تنظیموں کے سہ سالہ انتخابات کے سلسلے میں تفصیلی دورہ کریں گے تمام اراکین جمعیۃ سے استدعا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ انتخاب میں بھرپور حصہ لے کر حلقہ کے لیے ایک فعال تنظیم وجود میں لائیں نیز ہر حلقہ سے تیس تیس رضاکار بھی بھرتی کیے جائیں گے اور حلقہ میں ہر یونین کونسل کی سطح پر انتخابات کے لیے پروگرام وضع کیا جائے گا۔ انتخابات کے لیے حلقہ وار پروگرام مندرجہ ذیل ہے

۲۶ر اپریل جمعرات حلقہ رزڑ۔

۲۹ر اپریل اتوار حلقہ یار تزے۔

۱۴ر مئی پیر حلقہ انمان

۱۵ر مئی منگل حلقہ جدون۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

گذشتہ دنوں بہ مکان حاجی عبدالکریم اقبال نگر ٹوبہ ٹیک سنگھ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا زاھد الراشدی مرکزی سیکرٹری اطلاعات چیئرمین تنظیمی امور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان منعقد ہوا۔ اجلاس میں سرگودھا ڈویژن کے تنظیمی امور کے نگران حضرت مولانا محمد عمر لدھیانوی نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا زاھد الراشدی نے کارکنوں سے تنظیمی امور پر خطاب فرمایا اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کا نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تفصیل عہدیداران درج ذیل ہے۔

سرپرست : الحاج حافظ عبدالحمید شیخ

امیر : الحاج ملک گل محمد

نائب امیر اوّل : الحاج عبدالکریم

نائب امیر دوم : الحاج عبدالحمید لالہ

ناظم اعلیٰ : احمد یعقوب چوہدری

ناظم عا : ملک محمد صدیق عتیق

ناظم نشریات : عبدالمجید

خازن : بابو محمد شریف

سالار : حافظ محمد صادق

آخر میں نئے عہدیداران نے جمعیۃ کے لیے اخلاص سے کام کرنے کا عہد کیا اور مولانا محمد عمر لدھیانوی کی دعاء خیر کے بعد اجلاس باضابطہ برخاست کردیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سہراب گوٹھ کی تشکیل

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی غربی حلقہ حسن کالونی سہراب گوٹھ کے ارکان کا ایک انتخابی اجلاس حاجی جنت گل کی زیر صدارت ہوا۔ کراچی غربی کے کنوینر مولانا نور الھدیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام ایک انقلابی مذہب ہے اور حیات انسان کے ہر شعبہ پر حاوی ہونے کی وجہ سے یہ نظام دوسرے نظاموں سے ممتاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس پروگرام کی حامل تنظیم ہے یہ شاہ ولی اللہؒ کی تحریک انقلاب کی ایک کڑی ہے جمعیۃ ہی وہ واحد تنظیم ہے جو کہ سیاست کو دین کے تابع رکھتی ہے اجلاس کے آخر میں حلقہ سہراب گوٹھ حسن کالونی کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست : نغزا خان۔ امیر : حاجی جنت گل۔ نائب امیر اوّل حاجی پیر داد خان۔ نائب امیر دوم نورنگ خان۔ ناظم عمومی۔ میاں گل۔ ناظم اوّل گل۔ ناظم دوم۔ گل آغا۔ خازن۔ حاجی پائندہ گل خان ناظم نشریات۔ محمد اشرف سالار۔ میاں گل ناظم دفتر : گل خان۔

حاصل پور شہر

۶ر اپریل ۹، ۶ مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حاصل پور شہر کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولپور جناب خان غلام سرور خان ہوا جس میں حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

(۱) انتظامیہ

امیر۔ شیخ محمد رمضان صاحب

نائب امیر اوّل۔ چوہدری فقیر محمد صاحب

نائب امیر دوم۔ چوہدری مختار احمد صاحب

ناظم عمومی (اعلیٰ) راؤ عطا محمد صاحب

ناظم (جوائنٹ سیکرٹری) راؤ اعجاز محمد صاحب

ناظم نشرواشاعت۔ چوہدری نذیر احمد صاحب

خازن۔ حافظ نیک محمد صاحب

سالار۔ حافظ عبدالحفیظ صاحب

(۲) مجلسِ شوریٰ

۱۔ محترم راؤ ارشد علی صاحب

۲۔ حاجی امیر علی صاحب

۳۔ مولانا علی محمد صاحب

۴۔ مولوی عبدالوحید صاحب

۵۔ شیخ محمد رمضان صاحب

۶۔ حاجی محمد رمضان صاحب

۷۔ مستری نذیر احمد صاحب

۸۔ عبدالمجید صاحب

۹۔ جاوید اقبال صاحب

۱۰۔ چوہدری غلام جیلانی صاحب

۱۱۔ صوفی عبدالرشید صاحب

۱۲۔ فضل دین صاحب

۱۳۔ محمد ارشد صدیقی صاحب

خط و کتابت کرتے وقت

خریداری نمبر

کا حوالہ ضرور دیں۔